وباؤں، مصیبتوں اور امراض سے متعلق اسلام
کی روشن تعلیمات فراہم کرنے والا رسالہ بنام

کوروناوائرس
اور
دیگروبائیں

(معلومات، وجوہات وعلامات، بچنے کے طریقے)

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

پہلا باب: معلومات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کورونا وائرس اور دیگر وبائیں

دافِعِ جملہ بلاتم پہ کروڑوں درود

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سردار احمد چشتی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ ایک مرتبہ بیان کے لیے نارووال (پنجاب، پاکستان) تشریف لے گئے، آپ کے گلے میں تکلیف تھی جس کی وجہ سے حاضرین کو محسوس ہوتا تھا کہ آج بیان مشکل ہی ہوگا۔ آپ ان کی کیفیت بھانپ گئے اور تسلی دیتے ہوئے فرمایا: "ہمارے پاس ایک ایسا نسخہ ہے جو ہر مرض کا علاج اور اللہ پاک کے حکم سے شفا ہے۔" یہ کہہ کر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے بلند آواز سے دُرودِ پاک پڑھنا شروع فرمادیا۔ دُرود شریف کا پڑھنا تھا کہ تکلیف ختم ہوگئی اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے ساڑھے تین گھنٹے کا ایمان افروز بیان فرمایا۔ (حیات محدث اعظم، ص۱۵۳ بتصرف)

محدثِ اعظم پاکستان نے قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو ہر مرض سے نجات پانے کا نسخہ بھی بتایا اور اُس پر عمل کر کے مرض سے شفا بھی پائی۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہر طرح کے حالات میں کثرت سے درود و سلام پڑھنے کا معمول بنائیں اور مصیبت، پریشانی، مرض اور وبا سے چھٹکارا پائیں۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک خوبی دافعُ البلا

(یعنی بلاؤں کو دور کرنے والا) بھی ہے اور جب آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نظرِ کرم فرماتے ہیں تو بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔

کعبے کے بدرُالدُّجیٰ تم پہ کروڑں درود　　طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں درود
شافِعِ روزِ جزاء تم پہ کروڑوں درود　　دافِعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

جب بادشاہ ڈر کر بھاگنے لگا

ملکِ شام میں طاعون کی بیماری پھیلی تو بنو اُمَیَّہ کا بادشاہ "عبدالملک" موت کے ڈَر سے گھوڑے پر سُوار ہو کر اپنے شہر سے بھاگ نکلا اور اَپنے خاص غلام اور کچھ فوج بھی ساتھ میں لے لی، وہ بیماری سے اِس قدر ڈرا ہوا تھا کہ زمین پر پاؤں نہیں رکھتا تھا بلکہ گھوڑے پر ہی سوتا تھا۔ دورانِ سفر ایک رات اُس کو نیند نہیں آ رہی تھی، اُس نے اپنے غلام سے کہا: مجھے کوئی کہانی سُناؤ۔ ہوشیار غُلام بادشاہ کو نصیحت کرنے کا موقع پا کر بولا: ایک لومڑی اپنی جان کی حفاظت کے لیے شیر کی خدمت کیا کرتی تھی، شیر کے خوف کی وجہ سے کوئی جانور لومڑی کی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا۔ لومڑی بڑے سُکون کی زِندگی گزارتی رہی، ایک دِن اَچانک ایک عُقاب لومڑی پر جھپٹا تو لومڑی بھاگ کر شیر کے پاس چلی گئی۔ شیر نے اُس کو اَپنے اُوپر بِٹھالیا۔ عُقاب دَوبارہ جھپٹا اور لومڑی کو اپنے پنجوں میں دَبا کر اُڑ گیا۔ لومڑی چِلّا چِلّا کر شیر سے فریاد کرنے لگی تو شیر نے کہا: اے لومڑی! میں زمین پر رہنے والے جانوروں سے تیری حفاظت کر سکتا ہوں، آسمان کی طرف سے حملہ کرنے والوں

سے میں تجھے نہیں بچا سکتا۔ یہ کہانی سُن کر بادشاہ کو بڑی عبرت ہوئی اور اُس کی سمجھ میں آگیا کہ میری فوج اُن دشمنوں سے تو میری حفاظت کر سکتی ہے جو زَمین پر رہتے ہیں مگر جو بَلائیں اور بیماریاں آسمان سے حملہ آور ہوں، اُن سے مجھے میری بادشاہی نہیں بچا سکتی، بادشاہ کے دِل سے طاعون کا خوف چلا گیا اور وہ اللہ پاک کی رِضا پر راضی رِہ کر رہنے لگا۔

(روح البیان، پ۲، تحت الآیۃ: ۲۴۴، ۱/۳۷۸، عجائب القرآن، ص۴۵)

پیارے اسلامی بھائیو! وبائیں آزمائش بن کر آتی ہیں لیکن اِن سے بچنے کے لیے غیر ضروری اقدامات کرنا کسی طرح بھی درست نہیں کیونکہ وبا کا عُقاب ہمیں شیر کی حفاظت سے بھی نکال کر لے جاسکتا ہے، ایسی صورتِ حال میں تقدیر پر راضی رہنا اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنا عقل مندی کی علامت اور دانشوری کا تقاضا ہے۔ آزمائش خواہ کسی بھی قسم کی ہو، اسلام کی روشن تعلیمات پیشِ نظر رکھنے والا صبر کو ڈھال بنا کر اِس کا مقابلہ کرتا ہے، وہ چند آزمائشوں کے بجائے بے شمار نعمتوں پر نظر رکھتا ہے، وہ شکوہ و شکایت کے شعلے غم زدہ معاشرے میں نہیں پھیلاتا بلکہ سراپا شُکر بن کر عزم و ہمت کو قائم و دائم رکھتا ہے، آزمائش کی اِن گھڑیوں میں وہ لوگوں کے ساتھ جانی اور مالی تعاون کر کے دکھوں کو کم کرنے کا مضبوط ذریعہ ثابت ہوتا ہے اور اُس کا عمل اُمیدوں کے چراغ روشن کرنے میں بھرپور مدد فراہم کرتا ہے۔ مگر اِن تمام تر فوائد کے حاصل کرنے کا دار و مدار اسلام کی روشن تعلیمات سے آگاہ ہونے اور اُن پر سچے دل سے عمل

پیدا ہونے پر ہے۔

جب ماضی میں وبائیں آئیں

جب کبھی مسلمانوں کو وبائی امراض اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تو وہ تقدیر پر راضی رہتے اور تدبیر بھی اختیار کرتے اور اس آزمائش کے آنے کے اسباب کا سَدِّ باب کرتے ہوئے اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کے ساتھ توبہ کرتے، اس بات کی وضاحت کے لیے ماضی کے دو واقعات ملاحظہ کیجئے:

449 سنِ ہجری میں آذر بائیجان، واسط اور کوفہ میں وبا پھیلی جس سے بہت بڑی تعداد متاثر ہوئی اور لوگ پریشان ہوگئے، سب نے اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کی، شرابوں کو بہادیا، گانے باجوں کے آلات توڑ ڈالے اور اپنی قیمتی چیزیں صدقہ کردیں۔ (شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، سنۃ تسع و اربعین و اربع مئۃ ۵/۲۰۸)

833 سن ہجری میں بحیرہ اور غربیہ میں طاعون کی وبا پھیلی اور بڑھتے بڑھتے غزہ، قدس، صفد اور دمشق تک پہنچ گئی۔ مسلمانوں نے اس آزمائش میں اللہ پاک کی بارگاہ میں رجوع کیا اور قاہرہ میں اعلان کیا گیا کہ تمام مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور تین دن کے روزے رکھیں۔ اس وقت کے قاضِیُ القُضاۃ (چیف جسٹس) شیخ علمُ الدین صالح بلقینی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنے شہر قاہرہ سے باہر نکل کر ایک صحرا میں

تشریف لے گئے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمائی پھر عاجزی و انکساری کے ساتھ خوب گڑگڑا کر دعائیں کی گئیں۔(النجوم الزاھرۃ فی ملوک مصر القاھرۃ ۱۴/۱۷۱)

آج جبکہ کورونا وائرس جیسے وبائی حملے نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور کئی ممالک نے لاک ڈاؤن کر کے اپنی معاشی سرگرمیاں مُعطّل کر دی ہیں تو مسلمانوں کی بھی اخلاقی، مذہبی اور معاشرتی ذمہ داری ہے کہ اس سے بچاؤ کے لیے اپنے گھروں میں محصور ہو کر لایعنی کاموں میں وقت برباد کرنے، فراغت سے بے مقصد فائدہ اٹھا کر گلی محلوں میں چوپال لگانے، سوشل میڈیا پر فضول تبصرے کرنے کے لیے اسکرولنگ کرتے رہنے کے بجائے اپنے بزرگوں اور سابقہ مسلمانوں کے اختیار کردہ اقدامات کو اپنے لیے مَشعلِ راہ بنائیں اور اس وبا کا ڈٹ کر مقابلہ کریں نیز اللہ پاک پر کامل توکل کرتے ہوئے احتیاطی تدابیر اختیار کریں، نمازِ پنجگانہ کی پابندی کریں، غریب مسلمانوں کا خیال رکھیں اور خوب صدقہ و خیرات کریں۔

دوسرا باب: وجوہات و علامات

کورونا وائرس جیسی وباؤں کی وجوہات

وبا ہو یا مصیبت، اس سے بچنے کے لیے تدبیر و اسباب اختیار کرنا عقل مندی اور ایسا نہ کرنا سراسر بے وقوفی ہے۔ دانش مندی کا تقاضا یہ ہے کہ ان وبائی حملوں سے بچنے کے اسباب اختیار کیے جائیں اور ساتھ ساتھ اللہ پاک پر توکل (یعنی بھروسا) کیا جائے۔ یاد رکھیے! اسباب اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں ہوتا لہٰذا احتیاطی تدابیر ضرور اختیار کی جائیں۔ بھلا وہ شخص بادام کیسے چبا سکتا ہے جس کے منہ میں دانت ہی نہ ہوں؟

ہماری بداعمالیاں

انسان کو جو بھی برائی پہنچتی ہے وہ اس کی اپنی بداعمالیوں کا خمیازہ ہو سکتا ہے جو اس کو کسی نہ کسی صورت میں بھگتنا پڑتا ہے! عقل مند انسان وہ ہے جو اپنی غلطی سے سیکھ لے اور آئندہ اس غلطی کو دوہرانے سے باز رہے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اسے تباہی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ پارہ 21 سورۂ روم آیت نمبر 41 میں ارشاد ہوتا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ	ترجمۂ کنزالعرفان: خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ انسان گناہوں کی وجہ سے ہزاروں قسم کی پریشانیوں میں گھر جاتا ہے؛ قحط سالی، بارش کا رُک جانا، پیداوار کی قلت، کھیتیوں کی خرابی، تجارتوں کے نقصان، آدمیوں اور جانوروں میں موت، آتش زدگی کی کثرت، ہر شے میں بے برکتی، طرح طرح کی بیماریاں اور بے سکونی انسان کے اپنے گناہوں کی وجہ سے ہی ہوتی ہے۔ (روح البیان، الروم، تحت الآیۃ:۴۱، ۷/۴۵تا۴۷ملخصاً-صراط الجنان، پ۲۱،الروم، تحت الآیۃ:۴۱،۷/۴۵۰ملتقطاً)

ہلاکت میں ڈالنے والے کام

صحیح احادیث سے بھی ثابت ہے کہ ❁ کسی قوم میں اِعلانیہ بے حیائی پھیل جانے کی وجہ سے اُن میں طاعون اور مختلف اَمراض عام ہو جاتے ہیں۔ ❁ ناپ تول میں کمی کرنے کی وجہ سے قحط آتا اور ظالم حاکم مقرر ہوتے ہیں۔ ❁زکوۃ نہ دینے کی وجہ سے بارش رُکتی ہے۔❁ اللہ پاک اوراس کے رسول کا عہد توڑنے کی وجہ سے دشمن مُسلّط ہو جاتا ہے۔❁لوگوں کے مالوں پر جَبری قبضہ کرنے کی وجہ سے اور اللہ پاک کی کتاب کے مطابق حکمرانوں کے فیصلے نہ کرنے کی وجہ سے لوگوں کے درمیان قتل و غارت گری ہوتی ہے۔❁سود خوری کی وجہ سے زلزلے آتے اور شکلیں بگڑ جاتی ہیں۔

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:اے لوگو! پانچ چیزوں سے بچنے کے لیے پانچ کاموں سے بچو:(1) جو قوم کم تولتی ہے اللہ پاک انہیں مہنگائی اور

پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیتا ہے۔(2) جو قوم بد عہدی کرتی ہے اللہ پاک ان کے دشمنوں کو ان پر مُسَلَّط کر دیتا ہے۔(3) جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی اللہ پاک اُن سے بارش کا پانی روک لیتا ہے اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا جاتا۔ (4) جس قوم میں فحاشی اور بے حیائی پھیل جاتی ہے اللہ پاک ان کو طاعون اور ایسی بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے جو ان سے پہلے لوگوں کو نہ تھیں اور (5) جو قوم قرآنِ پاک کے بغیر فیصلہ کرتی ہے اللہ پاک ان کو زیادتی (یعنی غلط فیصلے) کا مزہ چکھاتا اور انہیں ایک دوسرے کے ڈر میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب العقوبات، ۴/۳۶۷، حدیث: ۴۰۱۹)

مذکورہ آیتِ مبارکہ اور حدیث شریف کو سامنے رکھتے ہوئے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ معاشرے کی موجودہ صورتِ حال پر غور کرے کہ فی زمانہ بے حیائی، ناپ تول میں کمی، لوگوں کے اَموال پر جبری قبضے، زکوٰۃ کی عدم ادائیگی، جوا، سود خوری اور رشوت کے لین دین سمیت وہ کون سا گناہ ہے جو ہمارے درمیان عام نہیں؟ شاید اِن ہی اعمال کا نتیجہ ہے کہ آج کل لوگ ایڈز، کینسر اور دیگر جان لیوا اَمراض میں مبتلا ہیں۔ بارش رُک جانے یا حد سے زیادہ آنے کی آفت کا یہ شکار ہیں، دشمن اِن پر مُسَلَّط ہوتے جا رہے ہیں، قتل و غارت گری اِن میں عام ہو چکی ہے، زلزلوں، طوفانوں اور سیلاب کی مصیبتوں میں یہ پھنسے ہوئے ہیں، تجارتی خسارے اور ہر چیز میں بے برکتی کا رونا یہ رو

رہے ہیں، ہمارے گناہوں کی سزا کے لیے یہ بھی کافی نہ تھا کہ ہم کورونا وائرس جیسے خطرناک اور عالمی وبائی مرض میں مبتلا کر دیئے گئے! اب بھی وقت ہے اپنے گناہوں سے توبہ کرلیجیے اور اپنی بگڑی ہوئی عملی حالت سُدھار لیجیے، اپنے گرد و پیش کے مسلمانوں پر بھی انفرادی کوشش جاری رکھیے، ان کو بھی دینِ اسلام کی خوبصورت تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کا ذہن دیتے رہیے، اللہ پاک نے چاہا تو اس آزمائش سے بھی جلدی جان چھوٹ جائے گی اور دنیا و آخرت میں سکون نصیب ہو گا۔

کورونا وائرس کی علامات

ہر مرض کی طرح کورونا وائرس کی بھی کچھ نہ کچھ علامات ہیں، چند علامات ملاحظہ کیجئے:

(1) تیز بخار (لازمی) (2) خشک کھانسی (لازمی، بلغم والی کھانسی نہیں) (3) گلے کا سوج جانا (لازمی) (4) سانس لینے میں مسئلہ ہونا (زیادہ تر کیسز میں) (5) سر میں شدید درد (زیادہ تر کیسز میں) (6) آنکھوں کا سرخ ہونا (زیادہ تر کیسز میں) (7) نزلہ زکام (زیادہ تر کیسز میں) (8) جوڑوں میں درد، جسم میں درد (زیادہ تر کیسز میں)

نوٹ: اگر گلا درد ہے اور نزلہ زکام میں ناک بہہ رہی ہے تو کورونا نہیں ہے۔ ❁ صرف بخار اور بلغم والی کھانسی ہے تو بھی نہیں ہے۔ ❁ نزلہ زکام بہتی ناک کے ساتھ سر درد ہے تو بھی کورونا نہیں ہے۔ ❁ بخار کے ساتھ نزلہ، زکام، بہتی ناک جسم درد ہے تو بھی کورونا نہیں ہے۔

کورونا وائرس سے کیسے بچا جائے؟

کورونا وائرس سے بچنے کے لیے دنیا بھر کے مختلف ماہرین کی تجاویز کا خلاصہ حاضر ہے، ان پر عمل کرکے ہم کورونا وائرس سے بچنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں:

(1) بھاپ لیجئے

کورونا وائرس سے بچاؤ کے لیے بھاپ لینا فائدہ مند ہے۔ بھاپ لینا نزلہ، زکام، کھانسی کے لیے بھی مفید ہے۔ بھاپ میں سانس لینے سے ناک سے حلق تک کا اندرونی حصہ نزلے کی رطوبت سے صاف ہو جاتا ہے، گلے سے بلغم کو خارج کرتا ہے جس سے گلے اور کھانسی کی صورت میں افاقہ ہوتا ہے۔ کسی برتن میں پانی گرم کرکے اپنے سر کو تولیے یا کسی چادر سے ڈھانپ کر بھاپ میں سانس لیجئے۔ یہ گرم بھاپ ہوا کی نالیوں کو کچھ حد تک کھولتی ہے جس کے نتیجے میں مواد کے لیے نکلنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بھاپ لینا روزمرہ کے تناؤ (Strees) سے نجات دلانے میں بھی مدد دیتی ہے۔

(2) جسم کا دفاعی نظام مضبوط بنایئے

ہمارے جسم میں ایسا مدافعاتی نظام (Immune System) موجود ہے جو بیماریوں سے بچانے، انفیکشن اور وائرس سے لڑنے اور جسم کو صحت مند رکھنے میں

ہماری مدد کرتا ہے، اگر یہ نظام کمزور ہو جائے تو بیماریاں ہم پر مُسلّط ہو جاتی ہیں۔ کورونا وائرس سے بچانے میں بھی مدافعاتی نظام کا بہت عمل دخل ہے۔ جس کا مدافعاتی نظام مضبوط ہوتا ہے کورونا وائرس اُسے نقصان نہیں پہنچاتا۔ ماہرین کے مطابق اِن تجاویز پر عمل کرنے سے مدافعاتی نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جاسکتا ہے:

(1)غذائیت سے بھرپور خوراک ہمارے مدافعاتی نظام کو طاقت فراہم کرتی ہے لہٰذا اِن غذاؤں کا استعمال کیجئے:

❁**نشاستہ سے بھرپور قدرتی غذائیں:** نشاستہ (Carbohydrates) ہمارے جسم کو بہت زیادہ توانائی فراہم کرتا ہے اور اُس کے بغیر ہمارے جسمانی نظام کا چلنا دشوار ہوتا ہے۔ نشاستہ (Carbohydrates) شہد، دودھ، گنے، چاول، آلو، گاجر اور کیلے وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

❁**لحمیات سے بھرپور قدرتی غذائیں:** لحمیات (Protein) ہمارے جسم کے ٹیشوز کو ٹوٹ پھوٹ سے بچاتا ہے اور بیماریوں سے لڑنے میں بہت اہم کردار کرتا ہے، یہ گوشت، مچھلی، انڈہ اور دودھ وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

❁**حیاتین سے بھرپور غذائیں:** حیاتین (vitamin) بچوں کی نشوونما، انفیکشن کے خاتمے، آنکھوں کی روشنی بڑھانے، سر اور دانتوں کو تقویت دینے کا سبب بنتا ہے۔ یہ بھنڈی، ٹماٹر، پالک، ادرک، گاجر، انڈہ، کینو، پپیتا، آم اور دہی وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

(2)روزانہ ورزش کرنے سے بھی ہمارا مدافعاتی نظام مضبوط رہتا ہے۔

(3)پُرسکون اور مکمل نیند لینے سے بھی مدافعاتی نظام میں مضبوطی آتی ہے۔

(4)جسمانی وزن کا توازن بگڑنے نہ دینے سے بھی مدافعاتی نظام کو تقویت ملتی ہے۔

(5) ذہنی دباؤ پر قابو پالینے اور اِسے کم سے کم کرنے کی کوشش بھی مدافعاتی نظام کے لیے مفید ہے۔

(3)نیکیاں اختیار کیجئے

بسااوقات اللہ پاک کی جانب سے ہمیں نیکیوں میں اضافے کے سنہرے مواقع ملتے ہیں، وبائی امراض والے ایّام بھی اُن ہی میں سے ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد یہ دن صرف وبا سے ڈرتے یا گناہ کرتے گزارتی ہے اور کامل مسلمان خدا سے ڈرتے اور نیکیاں کرتے ہوئے گزارتا ہے، دونوں کے دن گزر تو جاتے ہیں مگر پہلے طبقے کے حصے میں حسرت اور تلخ یادیں رِہ جاتی ہیں جب کہ دوسرے طبقے کے لیے یادِ رحمٰن میں گزرے صبح و شام یادگار بن جاتے ہیں اور اِن حالات میں شرعی احکام کو ملحوظ رکھنے کا عزم بلند ہمتی عطا کرتا ہے اور یہی بلند ہمتی انسان کو مستقبل میں مستقل مزاجی سے مشکلات کا مقابلہ کرنا سکھاتی ہیں۔ مختصر یہ کہ آپ اعمال نامے کی زمین میں نیکی کا بیج بو دیجئے اُس سے نکلنے والے سایہ دار درخت آپ کو آفتوں کے طوفان، مصیبتوں کی تپش اور وباؤں کی بلاؤں سے بچانے میں بہت ہی مددگار ثابت ہوگا۔

(4) اب تو گناہ چھوڑ دیجئے

ارے یہ کیا؟ کورونا وائرس نے آپ سے سب کچھ چھڑوا دیا مگر گناہ نہیں چھڑوا سکا۔ آپ نے تو اب تک نماز شروع نہیں کی بلکہ اب بھی نمازیں قضا کر رہے ہیں۔ حق تلفی اور دل آزاری کا سلسلہ بھی جاری ہے، آپ جھوٹ، غیبت، چغلی اور حسد وغیرہ سے بچنے کی کوشش بھی نہیں کر رہے اور طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہوئے جا رہے ہیں؟ اگرچہ لاک ڈاؤن میں سب بند ہے مگر شیطان بند نہیں ہے اور نہ ہی اُس کے بہکانے پر پابندی لگی ہے وہ تو بہکا کر آپ سے مزید گناہ کروانے پر تُلا ہوا ہے۔ ذرا سوچئے! اگر شیطان کی چالوں میں آ کر آپ یوں ہی گناہ کرتے رہے اور اِن گناہوں کی نحوست کورونا وائرس کی صورت میں ظاہر ہوئی تو آپ کیا کریں گے؟ لہٰذا صحت کو غنیمت جانئے اور ابھی سے گناہ چھوڑ دیجئے، ممکن ہے کہ گناہ چھوڑنے کا عزم آپ کو کورونا وائرس سمیت دنیا کی کئی آفتوں سے نجات عطا کر دے اور آپ کی زندگی قابلِ رشک حد تک پُر سکون ہو جائے۔

(5) صفائی کا اہتمام کیجئے

اسلام نے صفائی ستھرائی کو پسند بھی کیا ہے اور اِس کی بہت زیادہ تاکید بھی کی ہے لہٰذا جسم، لباس، گھر، مسجد، محلے اور شہر کو صاف سُتھرا رکھنا اچھے شہری اور کامل مسلمان ہونے کی علامات میں سے ہے۔ صفائی کی عادت ہمیں بیماریوں اور وباؤں کی

آفت سے بچاسکتی ہے لہٰذا کورونا وائرس سے بچنے کے لیے اِن چیزوں کی صفائی کا بالخصوص اہتمام کیجئے:

(1) بار بار ہاتھ دھولیجئے: آپ کو یاد دہانی کروادوں کہ کورونا ایک غیر جاندار آنکھ سے نہ دِکھنے والا وائرس ہے۔ جراثیم کی طرح اِس کی صرف موجودگی نقصان نہیں پہنچاتی لیکن جیسے ہی ہاتھ کے ذریعے انسان کے منہ، آنکھ اور ناک میں داخل ہو کر حلق اور پھیپھڑوں تک پہنچتا ہے تو انسانی رطوبت کا سہارا ملنے کی وجہ سے نہایت طاقتور ہو جاتا ہے اور انسان کے لیے مستقل تکلیف کا سبب بن جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ماہرین کورونا وائرس سے بچنے کے لیے درست طریقے سے بار بار ہاتھ دھونے پر بہت زور دے رہے ہیں۔ کیونکہ اس عرصے میں ایک کا ہاتھ نہ دھونا کئی لوگوں کا اپنی زندگی سے ہاتھ دھونے کا سبب بن سکتا ہے۔ اِن تصویروں کے ذریعے ہاتھ دھونے کا درست طریقہ ملاحظہ کیجئے:

صابن سے ہاتھ دھونے کا مستقل معمول بنالیجئے اور اگر بار بار ہاتھ دھونے میں مشکل پیش آتی ہو تو ہینڈ سنی ٹائیزر کے ذریعے بھی ہاتھوں کو صاف اور وائرس سے پاک کر سکتے ہیں۔

یاد رکھئے! کورونا وائرس کے لحمیاتی سالمے کے خاتمے کے لیے اِس پر چڑھی ہوئی چربی کی تہہ کا خاتمہ ضروری ہے لہٰذا جو چیزیں اِس تہہ کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں وہ کورونا کو ختم کرنے کی بھی صلاحیت رکھتی ہیں، ماہرین کے مطابق یہ چیزیں کورونا وائرس کو ختم کرنے کے لیے مفید ثابت ہوئی ہیں:

۞ کورونا وائرس کے خاتمے کے لیے صابن یا ڈٹرجنٹ کا جھاگ بہترین مانا گیا ہے۔ ان دونوں کو بیس یا اس سے زائد سیکنڈ تک اس پر رگڑتے رہنے سے اُس پر چڑھی ہوئی چربی کی تہہ کٹ جاتی ہے اور لحمیاتی سالمہ ریزہ ریزہ ہو کر خود ہی ختم ہو جاتا ہے۔

۞ ہم یہ جانتے ہیں کہ گرمائش چربی کو جلدی پگھلاتی ہے اس لیے بہتر ہے کہ پچیس ڈگری سے زائد درجہ حرارت (نیم گرم سے تھوڑا زیادہ) تک گرم کئے ہوئے پانی سے اپنے ہاتھ، کپڑے اور دیگر اشیاء صابن یا ڈٹرجنٹ کے جھاگ سے دھوئیں۔ گرم پانی جھاگ بھی زیادہ بناتا ہے اس لیے اس کا استعمال زیادہ سود مند ہے۔

۞ ایک حصہ بلیچ اور پانچ حصے پانی ملا کر اچھی طرح اسپرے کرنے سے بھی اس کی حفاظتی جھلی ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔

۞ کچھ دیر سخت دھوپ کے براہ راست پڑنے سے بھی یہ ریزہ ریزہ ہو کر از خود ختم ہو جاتا ہے۔

(2) کھانسنے اور چھینکنے میں احتیاط کیجئے: جس طرح ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی یوں ہی ہر چھینک کورونا نہیں ہوتی۔ ہو سکتا ہے یہ جملہ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ لے آئے تو اِسی مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھئے اور دی گئی تصویر کے ذریعے چھینکنے اور کھانسنے کی احتیاطیں سمجھ لیجئے:
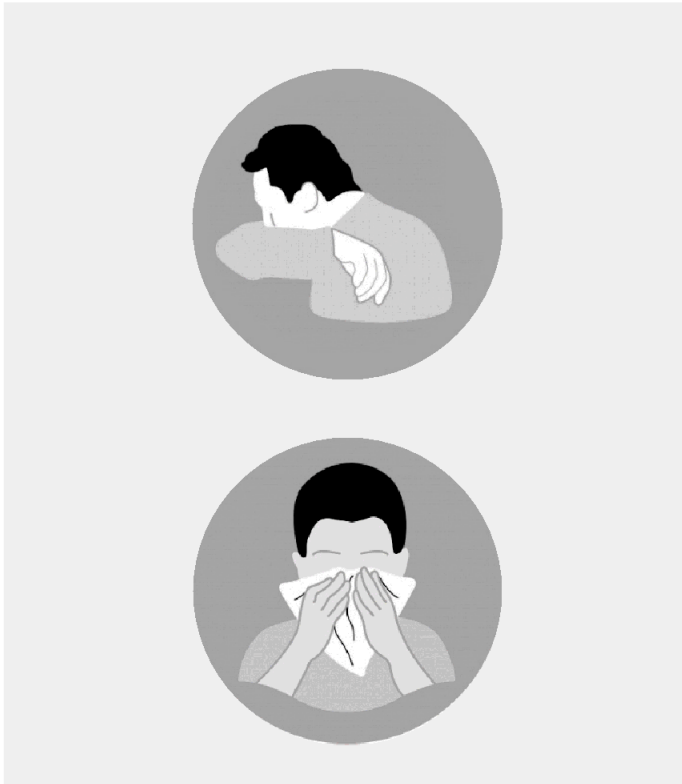
جن لوگوں کو کھانسی اور چھینکیں لگی ہوں اُن کے لیے ضروری ہے کہ وہ ماسک پہنیں۔ یاد رہے کہ ماہرین سرجیکل ماسک یا طبّی حفاظتی ماسک ہی تجویز کررہے ہیں اور سوتی یا ریشمی ماسک پہننے سے منع کررہے لہٰذا ماسک کے انتخاب میں ماہرین کی اِس تجویز کو پیشِ نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

(3) گھر اور علاقہ صاف ستھرا رکھئے: گھر اور علاقے کی گندگی اور غلاظت انسان کی طبیعت پر برا اثر ڈالتے ہیں اور اس کی زندگی کے بے ترتیب اور بدسلیقہ ہونے کا اعلان کررہے ہوتے ہیں! جبکہ اِن کا صاف ستھرا ہونا وہاں بسنے والے لوگوں کی مُنَظَّم زندگی، نفیس طبیعت، خوبصورت سوچ اور پُروقار مزاج کی گواہی دے رہے ہوتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صفائی ستھرائی کی کس قدر تاکید فرمائی ہے اِس حدیثِ پاک میں ملاحظہ کیجئے: اللہ پاک ہے، پاکیزگی پسند فرماتا ہے۔ ستھرا ہے، ستھرے پن کو پسند فرماتا ہے۔ کرم نواز ہے، کرم نوازی پسند فرماتا ہے۔ جواد ہے، سخاوت پسند فرماتا ہے۔ تو تم اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی النظافة، ۴/۳۶۵، حدیث:۲۸۰۸)

ایک حدیثِ پاک میں یوں ارشاد فرمایا: تم اپنے صحنوں کو صاف رکھو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو کیونکہ اُن کے گھروں میں کچرے کے ڈھیر ہوتے ہیں۔

(غریب الحدیث، ۱/۲۹۷)

یوں تو عام حالات میں بھی اسلام کی اِن تعلیمات پر عمل کرنا ہی چاہیے مگر کورونا وائرس سے حفاظت کے لیے گھروں کو صاف ستھرا رکھنے کی بیان کردہ تاکیدات پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔اِن دِنوں میں پورے گھر کی اچھی طرح صفائی کا پلان یوں بنائیے کہ گھر کے چھوٹے بڑے اِس میں ہنسی خوشی شریک ہو سکیں ایسا کرنے سے کام جلدی ختم ہو گا، گھر کے بچوں کی صفائی ستھرائی اور ترتیب و سلیقہ مندی سے متعلق عملی تربیت ہو جائے گی اور اچھی نیت ہوئی تو اللہ پاک کی رحمت سے ثواب بھی ملے گا۔

(4)خود کو بھی صاف ستھرا رکھئے: جس طرح ہم عام دنوں میں صاف ستھرا لباس پہن کر ہشاش بشاش نظر آتے ہیں بالکل اِسی طرح وبا کے ایام میں بھی ہمارا یہی معمول ہونا چاہیے۔اپنی شخصیت کو صاف ستھرا رکھنے کی تاکید ان پانچ احادیث میں ملاحظہ کیجئے:

۞اپنے کپڑے دھوؤ، بال سنوارو، مسواک کرو، زینت اپناؤ اور صفائی ستھرائی رکھو کیونکہ بنی اسرائیل ایسا نہیں کرتے تھے تو اُن کی عورتیں بدکاری میں مبتلا ہوئیں۔

(کنز العمال، کتاب الزینۃ و التجمل، الباب الاول فی الترغیب فیہ، الجزء:۶، ۳/ ۲۷۳، حدیث:۱۷۱۷۱)

۞اللہ پاک کی بارگاہ میں مومن کی عزت میں سے یہ بھی ہے کہ اُس کے کپڑے صاف ہوں اور وہ تھوڑے پر راضی رہے۔ (کنز العمال، کتاب الزینۃ و التجمل، الباب الاول فی الترغیب فیہ، الجزء:۶، ۳/ ۲۷۳، حدیث:۱۷۱۸۲) یاد رہے کہ یہاں تھوڑے پر راضی رہنے سے

مراد لباس، خوراک اور مال ودولت کی کمی پر رضامندی ہے نیز صاف ستھرا اور متوسط درجے کا لباس پسندیدہ ہے۔(التیسیر، حرف المیم، ۳/۳۸۳)

❁ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک ایسا شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے ہاتھ کے اشارے سے داڑھی اور سر کے بال درست کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ درست کرکے دوبارہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی شیطان کی طرح سر بکھیرے ہوئے آئے۔

(مؤطا امام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، ۲/۴۳۵، حدیث: ۱۸۱۹)

❁ ایک مرتبہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وسلم نے بکھرے بالوں والے کو دیکھ کر فرمایا: کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے اپنے بالوں کو سنوارے اور ایک میلے کپڑوں والے شخص کو دیکھ کر فرمایا: کیا اُس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے اپنے کپڑے دھولے۔(مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/۲۷۷، حدیث: ۲۰۲۲)

❁ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زلفیں دیکھ کر فرمایا: اِن کا خوب خیال رکھنا۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِن میں دو مرتبہ تیل لگایا کرتے تھے۔(حلیۃ الاولیاء، ۳/۱۸۴)

یقیناً اِن باتوں پر عمل کرنے کے لیے ہمیں تھوڑی سی توجہ دینی ہو گی پھر آپ خود

اپنی طبیعت میں سکون اور تازگی محسوس کریں گے جو آپ کو وبا کے دنوں میں صحت مند رکھنے میں معاون ثابت ہو گی۔

(6) دعائیں کیجئے اور اوراد و وظائف پڑھئے

ہماری دنیا عالَمِ اسباب ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سبب میں تاثیر اللہ پاک ہی پیدا فرماتا ہے۔ مثلاً ایک مریض کے حق میں ڈاکٹر اور دوا دونوں شفا پانے کا سبب بنتے ہیں اور حقیقت میں اِن دونوں کے ذریعے شفا اللہ پاک ہی دیتا ہے۔ دعا کرنا اور اوراد و وظائف پڑھنا بھی مصیبتوں کے خاتمے اور وباؤں کے ٹالنے کا ایک بہت ہی مؤثر ذریعہ ہے۔

ایک بات یہ بھی سمجھ لیجئے کہ عموماً جب انسان بیمار ہوتا ہے تو سیدھا کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جاتا ہے، وہ ڈاکٹر یا حکیم مریض کی حالت کے مطابق چند چیزوں کا پرہیز بتاتا ہے مثلاً سادہ غذائیں کھانے کی تاکید کرتا ہے اور کہتا ہے: ''اگر پرہیز کرو گے تو ہی دوا اثر کرے گی، پرہیز کرنے سے جلد علاج ہو گا، اگر بدپرہیزی کی تو سوائے پیسہ ضائع کرنے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔'' اب مریض اگر اپنے طبیب کی ہدایت کے مطابق دوا وقت پر لے اور پابندی سے پرہیز بھی جاری رکھے تو اِنْ شَآءَ اللہ وہ جلد صحت یاب ہو جائے گا، لیکن اگر وہ دوا وقت پر نہ کھائے، منع کی گئیں چیزیں بھی ڈٹ کر کھاتا پیتا رہے، اس کے دل و دماغ میں اس طرح کے خیالات بھی آتے رہیں کہ پتا نہیں دوا اثر کرے گی یا نہیں، پتا

نہیں مجھے شفا ملے گی یا نہیں، کہیں اس سے مجھے کوئی نقصان تو نہیں ہو جائے گا؟ تو یقیناً ایسا شخص بڑا نادان ہے۔ اسی طرح اوراد و وظائف اور دعاؤں کا معاملہ ہے کہ اگر کوئی شخص دعا اور اوراد و وظائف کے اُصول و قوانین کی پابندی نہ کرے، جن چیزوں کو کرنا چاہئے ان سے غافل رہے اور جن سے بچنا چاہئے ان میں مبتلا رہے، اس کے دل و دماغ میں یہ خیالات آتے رہیں کہ پتا نہیں دعائیں پڑھنے یا وظیفہ کرنے سے بیماری دُور ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے روزگار میں برکت ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے اللہ پاک کی رحمت نازل ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے بچی کی شادی ہو گی یا نہیں، کہیں وظیفہ کرنے سے دماغ تو خراب نہیں ہو جائے گا، کہیں وظیفہ کرنے سے اُلٹا مجھے کوئی نقصان تو نہیں ہو گا وغیرہ۔ تو ایسا شخص اپنے مقصد میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کو اوراد و وظائف کا کوئی فائدہ نصیب ہو گا۔ جبکہ اس کے مقابلے میں اورادو وظائف کی شرائط و آداب کی رعایت کرنے والے کو اس کے بھرپور فوائد و ثمرات ملتے ہیں۔

اورادو وظائف پڑھنے کی 7 شرائط

اورادو وظائف پڑھنے کی شرائط میں سے سات شرطیں نہایت ہی اہم اور ضروری ہیں، ان کے بغیر قرآنی اعمال سے فوائد حاصل ہونے میں کمی آسکتی ہے۔ وہ شرائط یہ ہیں:

(1)حلال لقمہ کھانا اور حرام غذاؤں سے بچنا۔

(2)سچ بولنا اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا۔

(3)نیت کو درست اور پاکیزہ رکھنا کہ ہر نیکی اللہ کریم ہی کے لیے کرنا۔

(4)شریعت کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا۔

(5)اللہ کریم کے دِین کے سُتونوں مثلاً قرآن، کعبہ، نبی، نماز وغیرہ کی تعظیم اور بزرگانِ دِین کا ہمیشہ ادب واحترام کرنا۔

(6)جو وظیفہ بھی پڑھیں دل کی حضوری (یعنی مکمل توجہ) کے ساتھ پڑھنا۔

(7)جو عمل اور وظیفہ پڑھیں اس کی تاثیر پر پورا پورا یقین اور پختہ عقیدہ رکھنا۔ اگر شک و شبہ ہوا تو وظیفہ یا عمل میں اثر نہ رہے گا۔ (جنتی زیور، ص۵۷۴)

اوراد و وظائف پڑھنے کے ضروری آداب

اوراد و وظائف پڑھنے کے کچھ ضروری آداب بھی ہیں۔ ہر عمل کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ ان آداب کا بھی خیال ولحاظ رکھے، ورنہ دُعاؤں اور وظیفوں کی تاثیرات میں کمی ہو جانا لازمی ہے۔ چند اہم اور ضروری آداب یہ ہیں:

(1)ہر عمل یا وظیفہ کرتے وقت نہایت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ پاک کی بارگاہ میں عاجزی و نیاز مندی کا اظہار کرے۔

(2)ہر عمل اور وظیفہ شروع کرنے سے پہلے کچھ صدقہ و خیرات کرے۔

(3)ہر عمل اور ہر وظیفے کے اوّل و آخر درودِ پاک کا وِرد کرے۔

(4)وظیفوں کے بعد جب اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے تو ایک ہی مرتبہ دعا مانگ کر بس نہ کر دے بلکہ بار بار گڑ گڑا کر خدا سے دعا مانگے۔

(5)جہاں تک ہو سکے ہر دعا اور وظیفہ وغیرہ عملیات کو تنہائی میں پڑھے جہاں نہ کسی کی آمد و رفت ہو نہ کسی کی کوئی آواز آئے۔

(6)کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لیے ہر گز ہر گز نہ کوئی عمل کرے نہ کوئی وظیفہ پڑھے۔

(7)جب کوئی عمل کرے یا وظیفہ پڑھے تو اس دوران بہت کم کھائے اور سادہ غذا کھائے، پیٹ بھر کر نہ کھائے کیونکہ پیٹ بھرے لوگ دعاؤں کی تاثیر سے اکثر محروم رہتے ہیں۔

(8)وظائف پڑھنے کے دوران بدن اور کپڑوں کی پاکی اور صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال و لحاظ رکھے بلکہ خوشبو بھی استعمال کرے اور ظاہری پاکی و صفائی کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق و کردار اور باطنی صفائی کا بھی اہتمام رکھے۔

(9)ہر عمل اچھے وقت میں کرے اور ہر وظیفہ قبلہ کی جانب رُخ کر کے پڑھے۔

(جنتی زیور، ص ۵۷۵ ماخوذاً)

امید ہے کہ اتنی تفصیل پڑھنے کے بعد آپ دعا اور اوراد و وظائف کی حکمت

اور شرائط وآداب جان چکے ہوں گے۔ اب کورونا وائرس سمیت کئی مصیبتوں سے نجات والی دعائیں اور اوراد و وظائف ملاحظہ کرتے ہیں:

کورونا وائرس اور دیگر مصیبتوں سے نجات کے قرآنی علاج

قرآنِ کریم تو مختلف بیماریوں کی بہترین دَوا بھی ہے۔جیساکہ فرمانِ مُصطفٰے ہے: خَيْرُ الدَّوَاءِ اَلْقُرْاٰنُ یعنی بہترین دَوا قرآنِ کریم ہے۔ (ابن ماجه، کتاب الطب، باب الاستشفاء بالقرآن، ۱۱۶/۴، حدیث: ۳۵۰۱) حضرت علامہ عبدالرَّءُوف مُناوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی بہترین روحانی علاج وہ ہے جو کسی قرآنی آیت کے ذَریعے سے کیا جائے، چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر82 میں اِرشادِ باری ہے: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾(پ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۲) ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رَحمت ہے۔ ایک شخص نے رسولُ اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حلق (گلے) میں درد کی شکایت کی تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشادفرمایا: قرآن پڑھنا اختیار کرو۔ (شعب الایمان، ۵۱۹/۲، حدیث: ۲۵۸۰) اسی طرح ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: میرے سینے میں تکلیف ہے۔ ارشادفرمایا: قرآن پڑھو کہ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ﴾(پ۱۱، یونس: ۵۷) ترجمۂ کنز الایمان: اور دلوں کی صحت۔ (تفسیر درمنثور، پ۱۱، یونس، تحت الآیة: ۵۷، ۳۶۶/۴) اِس تفصیل سے معلوم ہوا کہ

قرآنِ مجید دل، بدن اور رُوح سب کے لیے دَوا ہے۔ جب بعض کلاموں کی بھی خاصیتیں اور فوائد ہوتے ہیں، تو پھر ربِّ کریم کے کلام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ جس کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ کریم کی اس کی مخلوق پر۔ قرآنِ پاک میں کچھ ایسی آیات ہیں جو خاص اَمراض اور مصیبتوں کے خاتمے کے لیے ہیں، ان آیات کی پہچان خاص لوگوں کو ہوتی ہے۔ (فیض القدیر، ۶۲۸/۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قرآنِ پاک کی ہر سُورت کی اپنی ہی فضیلت، خاصیت اور شان ہے جو جان و مال کی حِفاظت کرنے، رنج و غم مِٹا کر دل میں خوشی داخل کرنے اور مرض سے نَجات دِلانے کے لیے کافی ہے۔ ترغیب کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "جنّتی زیور" [1] سے قرآنِ پاک کی چند سورتوں کے فضائل و خصوصیات اور فوائد ملاحظہ فرمایئے:

- سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ 100 مرتبہ پڑھ کر جو دُعا مانگی جائے، قَبول ہوتی ہے۔
- سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی تلاوت سے شیطان گھر سے بھاگ جاتا ہے۔
- آیَۃُ الْکُرسی پڑھنے سے مُحتاجی دُور ہوتی ہے۔

---

[1] ... "جنّتی زیور" شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تحریر کردہ ہے جس اسلامی زندگی گزارنے کے لیے ضروری علم، مسائل اور طریقوں پر مشتمل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے شعبہ تصنیف و تالیف المدینۃ العلمیہ کے علمانے اسے تخریج کرکے 2006ء میں مکتبۃ المدینہ سے شائع کروایا اور اب (اپریل 2020ء) تک یہ 13 مختلف اڈیشنز میں 69 ہزار سے زیادہ تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔

۞ سُوْرَۃُ الْکَھْف کو ہمیشہ پڑھنے والا دَجّال کے فِتنوں سے محفوظ رہے گا۔

۞ والدین کی قَبْر پر ہر جُمعہ سُورۂ یٰسٓ کی تِلاوت کرنے سے اس کے حُروف کی تعداد کے برابر، ان(پڑھنے والے) کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۞ سُوْرَۃُ الدُّخَان پڑھنے سے مشکل دُور ہوتی ہے۔

۞ جو مرنے کے قریب ہو اس پر سُوْرَۃُ الْجَاثِیَہ کا دَم کرنے سے اس کا خاتِمہ بالخیر ہو۔

۞ سُوْرَۃُ الحُجُرات کا پڑھنا اور دَم کر کے پینا گھر میں خَیْر و برکت کے لیے مُفید ہے۔

۞ سُوْرَۂ قٓ پڑھنے سے باغ میں پھلوں کی کثرت ہوتی ہے۔

۞ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن 11 بار پڑھنے سے تمام مقاصد پُورے ہوتے ہیں۔

۞ سُوْرَۃُ الْواقِعَہ جو شخص روزانہ پڑھے گا، اس کو کبھی فاقہ نہ ہو گا۔

۞ سُوْرَۃُ الْمُلْك کو ہر رات میں پڑھنے والا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

۞ سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کو 11 بار پڑھنے سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

۞ سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر کو پڑھ کر حفظِ قرآن کی دُعا مانگنے سے قرآنِ کریم کا یاد کرنا آسان ہو جائے گا۔

۞ سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت پڑھنے سے جاں کنی کی تکلیف نہیں ہو گی۔

۞ سُوْرَۃُ الضُّحٰی پڑھنے سے بھاگا ہوا آدمی واپس آجائے گا۔

۞ سُوْرَۂ اَلَمْ نَشْرَح کو جس مال پر پڑھ دیا جائے، اس میں خُوب برکت ہو گی۔

۞سُوْرَۃُالتِّیْن 3 مرتبہ پڑھنے سے اَخلاق و کردار بہترین ہوتے ہیں۔

۞سُوْرَۃُ الْعَلَق میں جوڑوں کے دَرْد کا علاج ہے۔

۞سُوْرَۃُ الْقَدْر جو صُبح و شام پڑھے گا اللہ پاک اس کی عزّت بڑھادے گا۔

۞سُوْرَۃُ الْبَیِّنَہ برص اور یرقان کا علاج ہے۔

۞سُوْرَۃُ الزِّلْزَال چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

۞جس آدمی یا جانور کو نظر لگی ہو، اُس پر سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت کا دَم مُفید ہے۔

۞سُوْرَۃُ الْقَارِعَہ پڑھنے سے بلاؤں سے حِفاظَت رہتی ہے۔

۞سُوْرَۃُ التَّکَاثُر کو 300 بار پڑھنے سے بہت جلد قَرض اَدا ہو جاتا ہے۔

۞سُوْرَۃُ الْعَصْر پڑھنے سے غم دُور ہو جاتا ہے۔

۞ سُوْرَۃُ الْھُمَزَہ اور سُوْرَۃُ الْفِیْل دُشمن کے شَر سے حِفاظَت اور سُوْرَۂ قُرَیش جان کی حِفاظَت کے لیے مُجرَّب ہے۔

۞سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن بڑی مشکل کے وقت پڑھنا بہت مفید ہے۔

۞ سُوْرَۃُ الْکَوْثَر کی تلاوت سے بے اَولاد، صاحبِ اَوْلاد ہو جاتا ہے۔

۞سُوْرَۃُ الْکَافِرُوْن چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

۞سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص تہائی قرآن کے برابر ہے، اس کے بہت فضائل ہیں۔

۞ سُوْرَۃُ الْفَلَق اور سُوْرَۃُ النَّاس سے جِنّ و شیطان اور حاسدوں کے شر سے حفاظت رہتی ہے۔ (جنتی زیور، ص۵۸۸تا۶۰۵ ملتقطاً)

آیاتِ شفا سے علاج

کسی بھی قسم کی بیماری مشکل یا پریشانی کے وقت قرآن پاک کی درج ذیل چھ آیات شفا پڑھ کر دم کر لیجیے یا پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیجیے یا کسی پرچے پر لکھ کر تعویذ بنا کر پہن لیجیے اِنْ شَآءَ الله اس کی برکت سے تمام بیماریوں سے شفا حاصل ہو گی:

﴿ وَ یَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ﴾ (پ۱۰، التوبۃ:۱۴)

﴿ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ﴾ (پ۱۱، یونس:۵۷)

﴿ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ﴾ (پ۱۴، النحل:۶۹)

﴿ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۸۲)

﴿ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴾ (پ۱۹، الشعراء:۸۰)

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ﴾ (پ۲۴، حم السجدۃ:۴۴)

تلاوتِ سورۂ نوح کی برکت

ملکِ روم میں وبا پھیلی تو کسی نیک شخص نے خواب میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا اور لوگوں پر آنے والی مصیبت کا تذکرہ کر کے مدد چاہی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "تین ہزار تین سو ساٹھ مرتبہ سورۂ نوح کی تلاوت کر کے الله پاک کی بارگاہ میں اس وبا سے نجات کا سُوال کرنے کا حکم فرمایا۔" یہ سُن کر لوگوں نے اپنے غم خوار نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی بجاآوری کی اور الله پاک کی بارگاہ

میں گڑگڑا کر دعائیں مانگیں، اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ سات دن تک یہ عمل جاری رہا اور اللہ پاک کی رحمت سے یہ وبا آہستہ آہستہ ختم ہوگئی۔ (النجوم الزاھرۃ فی ملوک مصر القاھرۃ، ۱۰/۱۶۱)

کورونا وائرس اور دیگر مصیبتوں سے حفاظت کے لیے 13 دعائیں

(1) ”لَاحَوْل“ شریف ایسا طاقتور (Power Full) وظیفہ ہے جو مشکلات کے دَلدَل سے نکالنے میں نہایت فائدے مند ہے لہٰذا جب بھی کوئی مشکل یا بیماری آگھیرے، دل کی گھبراہٹ ہوتی ہو، جانی یا مالی نقصان ہوجائے مثلاً گاڑی، سامان یا رقم چوری ہوجائے، گھر، دُکان یا فیکٹری میں آگ لگ جائے، ناانصافی یا دھوکہ ہوجائے، دشمنوں کا خوف سکون ختم کردے، حالات خراب ہوجائیں، ناحق کسی مقدمے (Case) میں پھنسادیا جائے، کوئی حادثہ ہوجائے، قرض خواہ قرض لوٹانے کا تقاضا کریں، آندھی، سیلاب یا زلزلہ آجائے، گھر میں کوئی بیمار ہوجائے الغرض ہر حال میں ”لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ کی کثرت کی جائے، اِنْ شَآءَ اللّٰه فائدہ ہوگا اور فائدہ کیوں نہ ہو کہ خود رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے ”لاحول“ شریف کے فضائل اور اس کی برکات کو بیان فرمایا ہے۔

آیئے! حُصولِ برکت کے لیے 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔ چنانچہ (1)...ارشاد فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرو، کیونکہ یہ جنّت کے خزانوں

میں سے ایک خزانہ ہے۔(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذکر، ص۱۱۱۲، حدیث:۲۷۰۴، ماخوذاً) (2) ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی، وہ کیا ہے؟ارشاد فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ۔(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ، ۱۱۸/۱۰، حدیث:۱۶۸۹۷)

(3)ارشاد فرمایا: جس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ پڑھا تو یہ (اس کے لیے) ننانوے 99 بیماریوں کی دوا ہے، ان میں سب سے ہلکی بیماری رنج و غم ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی قول لاحول ولا قوۃ الا با اللہ، ۲۹۱/۲، حدیث:۳)

(4)ارشاد فرمایا: اے علی! میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتادوں، جنہیں تم مصیبت کے وقت پڑھ لو۔ عرض کی: ضرور ارشاد فرمایئے! آپ پر میری جان قربان! تمام اچھائیاں میں نے آپ ہی سے سیکھی ہیں۔ ارشاد فرمایا: جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ تو اس طرح پڑھو: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" پس اللہ پاک اس کی برکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دُور فرمادے گا۔ (عمل الیوم واللیلۃ، ص۱۲۰) اس کے علاوہ علمائے کرام نے بھی لَاحَوْل شریف کی برکتوں کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه لکھتے ہیں: صُوفیائے کرام فرماتے ہیں: جو کوئی صبح و شام اکیس بار لَاحَوْل شریف (یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم) پانی پر دم کر کے پی لیا

کرے تو اِنْ شَآءَ الله وَسوَسۂ شیطانی سے اَمن میں رہے گا۔(مراٰۃ المناجیح، ۱/۸۷ملخصاً)

(2)حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی بہت بڑے معاملے میں پھنس جاؤ تو کہو: حَسْبُنَا اللہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل یعنی ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کار ساز ہے۔

(جامع صغیر، ۱/۶۱، حدیث:۸۹۷)

(3)رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو اس مصیبت میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے گا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے مجھے اس سے بچایا جس میں تُو مبتلا ہے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کثیر لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی۔(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا رای مبتلی، ۵/۲۷۲، حدیث: ۳۴۴۲)

یہ تو واضح ہے کہ دعا کے قبول اور وظیفہ کے اثرانداز ہونے کے لیے پختہ یقین ہونا شرط ہے۔ آیئے! اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک ایمان و یقین سے لبریز واقعہ ملاحظہ کیجئے: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک صاحب نے میری دعوت کی اور باصرار لے گئے۔ ان دنوں جناب سید حبیبُ اللہ دمشقی جیلانی میرے یہاں مقیم تھے، ان کی بھی دعوت تھی میرے ساتھ تشریف لے گئے۔ وہاں دعوت کا یہ سامان تھا کہ چند لوگ گائے کے

کباب بنارہے تھے اور حلوائی پوریاں، یہ ہی کھانا تھا۔ سید صاحب نے مجھ سے فرمایا: ”تو گائے کے گوشت کا عادی نہیں اور یہاں کوئی اور چیز موجود نہیں بہتر ہے کہ صاحبِ خانہ سے کہہ دیا جائے۔“ میں نے کہا کہ ”یہ میری عادت نہیں۔“ وہی پوریاں اور کباب کھائے۔ اُسی دن مسوڑھوں میں ورم ہوگیا اور اتنا بڑھا کہ حلق اور منہ بالکل بند ہوگیا۔ مشکل سے تھوڑا دُودھ حلق سے اُتارتا، اور اسی پر اکتفا کرتا، بات بالکل نہ کرسکتا تھا یہاں تک کہ قراءَتِ سرّیہ (یعنی آہستہ قراءت) بھی میسر نہ تھی، سنتیں بھی کسی کی اِقتدا کرکے ادا کرتا۔ اگر کسی سے کچھ کہنا ہوتا تو لکھ کر دیتا، بخار بہت شدید تھا اور کان کے پیچھے گلٹیں ہوگئی تھیں۔ میرے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خان مرحوم ایک طبیب کو لائے۔ اُن دنوں بریلی میں طاعون کے مرض کا زور تھا۔ طبیب صاحب نے بغور دیکھ کر سات آٹھ مرتبہ کہا: ”یہ وہی ہے! وہی ہے! وہی ہے!“ یعنی طاعون۔ میں بالکل کلام نہ کرسکتا تھا اس لیے انہیں جواب نہ دے سکا حالانکہ میں خوب جانتا تھا کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں نہ مجھے طاعون ہے، نہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعزیز کبھی ہوگا، اس لیے کہ میں نے طاعون زدہ کو دیکھ کر بارہا وہ دُعا پڑھ لی ہے جس کے لیے حضور سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص کسی بلا رسیدہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھ لے گا اس بلا سے محفوظ رہے گا۔ وہ دعا یہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۶۹ بتغیرِ قلیل) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے کامل ایمان اور

پختہ اعتقاد کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ ایک روز ارشاد فرمایا: جاڑا (سردی)، طاعون اور وبائی اَمراض جس قدر ہیں اور نابینائی و یک چشمی، برص، جُذام وغیرہ وغیرہ کا مجھ سے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وعدہ ہے کہ یہ امراض تجھے نہ ہوں گے جس پر میرا ایمان ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۴۸۰)

(4) رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کو تم دنیاوی پریشانی یا مصیبت کے وقت پڑھو تو وہ پریشانی دور ہو جائے؟ عرض کی گئی جی ہاں یا رسولَ اللہ ضروری بتایئے! تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت یونس کی دعا "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ آیہ کریمہ: "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" اسمِ اعظم ہے اس کے ساتھ جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ (مستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر... الخ، باب أیما مسلم دعا بدعوۃ یونس... الخ ۲/۱۸۴، حدیث: ۱۹۰۸) یہ قرآنی دعا آیتِ کریمہ کہلاتی ہے اور بلاؤں کے خاتمے کے لیے بہت مفید ہے۔ (فضائل دعا، ص۱۴۳)

(5) حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت کہ جب کبھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تو آپ آسمان کی طرف اپنا سر اٹھا کر فرماتے: سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند الکرب، ۵/۲۷۴، حدیث: ۳۴۴۷)

(6) حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب کوئی بات

پریشان کرتی تو آپ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ پڑھتے۔(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ت:۱۰۰، ۵/۳۱۱، حدیث:۳۵۳۵)

(7) حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مصیبت کے وقت ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

(مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب دعاء الکرب، ص۱۱۲۰، حدیث:۲۷۳۰)

(8) حضرت فروہ بن نوفل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے پوچھا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کن الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس طرح دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

(مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب التعوذ من شر ما عمل...الخ، ص۱۱۱۶، حدیث:۲۷۱۶)

(9) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ (ابو داود، کتاب الادب، باب ما یقول اذا اصبح، ۴/۴۲۸، حدیث:۵۰۸۸)

(10) أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

(مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب فی التعوذ من سوء القضاء...الخ، ص۱۱۱۴، حدیث:۲۷۰۸)

(11)اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

(ابو داود، کتاب الادب، باب ما یقول اذا اصبح، ۴/۴۱۹، حدیث: ۵۰۹۰)

(12)أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب یزفون...الخ، ۲/۴۲۸، حدیث: ۳۳۷۱)

(13)اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَاسِ، اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔(بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ النبی، ۴/۳۲، حدیث: ۵۷۴۲)

کورونا وائرس اور دیگر مصیبتوں سے حفاظت کے لیے سات اوراد و وظائف

(1)یَا مُهَيْمِنُ: یہ ورد روزانہ 29 مرتبہ پڑھنے سے ہر آفت و بلا سے حفاظت ہوتی ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص۲۴۷)

(2)یَا قَهَّارُ: 100 مرتبہ پڑھنے سے مصیبت دور ہوتی ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص۲۴۸)

(3)یَا لَطِيْفُ: روزانہ تحیۃ الوضو کے بعد 100 مرتبہ پڑھنے سے امراض اور مشکلات سے نجات ملتی ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص۲۵۰)

(4) یَا حَسِيْبُ: روزانہ 70 مرتبہ پڑھنے والا ہر آفت سے محفوظ رہتا ہے۔

(مدنی پنج سورہ، ص۲۵۲)

(5)یَا وَكِيْلُ: روزانہ عصر کے وقت سات مرتبہ پڑھنے والا ہر آفت سے محفوظ رہتا

ہے۔(مدنی پنج سورہ، ص۲۵۳)

(6)یَاحَیُّ: 1000 مرتبہ پڑھنے والا بیمار صحت یاب ہو جاتا ہے۔

(مدنی پنج سورہ، ص۲۵۴)

(7)یَاصَبُوْرُ: 33 مرتبہ سے پڑھنے سے درد، مصیبت اور غم میں سکون نصیب ہوتا ہے۔(مدنی پنج سورہ، ص۲۵۹)

دکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو درود پڑھو

دُکھیاروں، غم کے ماروں، پریشان حالوں، مصیبتوں میں گھرے لوگوں، مریضوں، حَرَمینِ طیّبین کی حاضری کی تڑپ رکھنے والوں کو چاہیے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی عادت بنائیں بلکہ اسے اپنا وظیفہ بنالیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دُرودِ پاک کے فضائل پر مشتمل بہت سی کُتُب لکھی جاچکی ہیں، وقتاً فوقتاً عُلمائے کرام بھی اس کے فَضائل و ثَمرات اور اس کی برکات کو بیان فرماتے ہی رہتے ہیں۔ درودِ پاک کی کثرت کرنے والے خوش نصیب مسلمان کو اس کی کیسی کیسی برکتیں ملتی ہیں ملاحظہ کیجئے:(1)جو خوش نصیب رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجتا ہے، اس پر اللہ پاک، فرشتے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود دُرود بھیجتے ہیں۔ (2) درود شریف خطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے۔(3)درود شریف سے اعمال پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔

(4)درود شریف سے درجات بلند ہوتے ہیں۔(5) گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔(6)درود بھیجنے والے کے لیے درود خود اِستغفار کرتا ہے۔(7)اس کے نامۂ اعمال میں ثواب کاایک قیراط لکھا جاتا ہے، جو اُحد پہاڑ کی مِثْل ہوتا ہے۔(8)درود پڑھنے والے کو اجر(ثواب) کاپورا پورا پیمانہ ملے گا۔(9)درود شریف اس شخص کے لیے دنیاوآخرت کے تمام کاموں کے لیے کافی ہو جائے گا جو اپنے وظائف کا تمام وقت درودِ پاک پڑھنے میں بسر کرتا ہو۔(10) مصائب(مصیبتوں) سے نجات مل جاتی ہے۔(11)اس کے درودِ پاک کی حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گواہی دیں گے۔(12)اس کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(13)درود شریف سے اللہ پاک کی رِضا اور اس کی رحمت حاصل ہوتی ہے۔(14)اللہ پاک کی ناراضی سے امن ملتا ہے۔(15)عرش کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔(16)میزان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔(17)حوضِ کوثر پر حاضری کا موقع میسر آئے گا۔(18) قیامت کی پیاس سے محفوظ ہو جائے گا۔(19) جہنم کی آگ سے چھٹکارا پائے گا۔(20)پُل صراط پر چلنا آسان ہو گا۔(21)مرنے سے پہلے جنّت کی منزل دیکھ لے گا۔(22)جنت میں کثیر بیویاں ملیں گی۔(23)درود شریف تنگدست کے حق میں صدقہ کے قائم مقام ہو گا۔(24) یہ سراپا پاکیزگی وطہارت ہے۔(25)درود کے وِرد سے مال میں برکت ہوتی ہے۔(26)اس کی وجہ سے سو (100)بلکہ اس سے بھی زیادہ حاجات پوری ہوتی ہیں۔(27) یہ ایک عبادت ہے۔(28)درود شریف اللہ پاک

کے نزدیک پسندیدہ اعمال میں سے ہے۔(29)درود شریف مجالس(محافل)کی زینت ہے۔(30)درود شریف سے غُربت وفقر دُور ہوتا ہے۔(31)زندگی کی تنگی دُور ہوجاتی ہے۔(32)اس کے ذریعے خیر کے مقام تلاش کئے جاتے ہیں۔(33)درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہو گا۔(34)درود شریف سے درود پڑھنے والا خود،اس کے بیٹے پوتے نَفْع(فائدہ) پائیں گے۔(35)وہ بھی نَفْع(فائدہ) حاصل کرے گا جس کو درودِ پاک کا ثواب پہنچایا گیا۔(36) اللہ پاک اوراس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب نصیب ہو گا۔(37)یہ درود ایک نور ہے، اس کے ذریعے دشمنوں پر فتح حاصل کی جاتی ہے۔(38)نفاق (منافقت)اور زنگ سے دل پاک ہو جاتا ہے۔(39)درود شریف پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔(40)خواب میں حضورِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت ہوتی ہے۔ (41)درود شریف پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔ (42)درود شریف تمام اَعمال سے زیادہ برکت والا اور افضل عمل ہے۔(43)درود شریف دین ودنیا میں زیادہ نَفْع بخش(یعنی فائدہ دینے والا)ہے اور اس کے علاوہ اس وظیفے میں اس سمجھدار آدمی کے لیے بہت وسیع(زیادہ)ثواب ہے۔اللہ کریم ہمیں بکثرت درودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمین (صراط الجنان،پ۲۲،الاحزاب،تحت الآیۃ:۵۶،۸/۷۷تا۷۸)

وظائف پڑھنے پر استقامت کیسے حاصل ہو؟

بسا اوقات ماثور دعاؤں اور اوراد و وظائف کے فضائل و برکات سُن کر پڑھنے کا ذہن تو بنتا ہے، مگر اس پر اِستقامت نہیں مل پاتی،اس کی دو بُنیادی وجوہات ہو سکتی ہیں:

پہلی وجہ: شاید ہمیں دُرست پڑھنا نہیں آتا، جس کی وجہ سے ہم اوراد و وظائف پڑھنے سے محروم رہتے ہیں،اس کمزوری کو دور کرنا چاہئے۔ ویسے بھی ہمیں نماز تو پڑھنی ہی پڑھنی ہے، تلاوتِ قرآن تو کرنی ہی ہے، ہم قرآنِ کریم درست پڑھنا سیکھ لیں، اس کی برکت سے اورادو وظائف درست پڑھنا آسان ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں قرآنِ کریم کو مخارِج کی دُرستی کے ساتھ پڑھنے کا باقاعدہ اِہتمام کیا جاتا ہے، مجلس مدرسۃُ المدینہ بالغان کے تحت ملک و بیرونِ ملک ہزاروں مدرسۃالمدینہ بالغان مساجد، مارکیٹوں اور دفاتر وغیرہ میں لگائے جاتے ہیں، جن میں لاکھوں عاشقانِ قرآن فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ان عاشقانِ رسول میں ہم بھی شامل ہو کر دُرست مخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کی سعادت حاصل کریں۔ [1] دعوتِ اسلامی ہمیں ”مجلس مدرسۃُ المدینہ آن لائن“ کے تحت اِنٹرنیٹ کے ذریعے آن لائن قرآنِ

---

[1] … تادمِ تحریر صرف پاکستان میں مدرسۃالمدینہ بالغان کی تعداد تقریباً بائیس ہزار آٹھ سو اکیس جبکہ پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً ایک لاکھ بتّیس ہزار نو سو اکھتر ہے۔

کریم پڑھنے کا موقع بھی فراہم کر رہی ہے۔[1]

دُوسری وجہ: شاید ہم جلد گھبرا جاتے ہیں کہ دعائیں پڑھنے اور فُلاں وظیفے پر تو اِتنا وقت لگتا ہے، میرے پاس تو اِتنا وقت ہی نہیں ہے۔ اِس بات کو یوں سمجھئے کہ اگر کسی نے طویل سفر کرنا ہو، مثلاً کراچی سے لاہور جانا ہو تو وہ وقفے وقفے سے سڑک پر دِیے گئے کلو میٹر کے نشانات کو دیکھتا ہے کہ اب اِتنا سفر باقی ہے، اب اِتنا سفر باقی ہے، ان کلومیٹرز کے نشانات کو دیکھتے رہنے سے اُسے محسوس ہوتا ہے کہ شاید اُس کا سفر آسان ہوتا جارہا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ اِسی طرح ثواب پر نظر رکھی جائے اور اوّلاً چند وظائف کے لیے وقت کا اندازہ کر لیا جائے کہ فُلاں وظیفہ پڑھنے میں کتنا وقت لگتا ہے مثلاً سُورۂ مُلک کی تِلاوت پر تقریباً 5 منٹ لگتے ہیں، شجرۂ قادِریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ میں دیئے گئے اوراد و وظائف میں سے روزانہ کا ایک وظیفہ ہے جسے 70 بار پڑھنا ہوتا ہے اور وہ ہے "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" اِس پر تقریباً 4 منٹ لگتے ہیں، 166 بار یہ پڑھنا ہوتا ہے "لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" (آخر میں "مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰه") اِس پر تقریباً سَوا 4 منٹ لگتے ہیں، 111 بار اگر یہ دُرود شریف "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد" پڑھا جائے تو تقریباً ساڑھے 4 منٹ لگتے ہیں۔ تینوں قُل (سُورۂ اِخلاص، سُورۂ فَلَق اور سُورۂ نَاس) پڑھنے

---

[1] ... مدرسۃ المدینہ آن لائن میں کم و بیش 70 ممالک کے 14700 (چودہ ہزار سات سو) سے زائد طلبہ وطالبات پڑھ رہے ہیں

والے کے لیے ہر بلا سے حفاظت کی خوشخبری ہے،اس وظیفے پر تقریباً ڈیڑھ منٹ لگتاہے۔اِس طرح ہم غور کرتے جائیں، کئی وظائف اور بھی ایسے ہوں گے جن پر بہت مختصر وقت یعنی صرف چند منٹ لگتے ہیں،اِس انداز سے جائزہ لینے سے اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ پڑھنے میں ثابت قدمی نصیب ہو گی۔اِنْ شَآءَ اللہ

پھر ہم یہ بھی غور کریں کہ روزانہ نہ جانے کتنے گھنٹے فضول گفتگو میں گزر جاتے ہوں گے جس میں غیبت بھی ہو جاتی ہو گی، کئی مسلمانوں کی دِل آزاری بھی کر دیتے ہوں گے، زبان کی بے اِحتیاطی کی وجہ سے جھوٹ بھی نکل جاتا ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں زبان کا دُرست اِستعمال کرتے ہوئے کثرت کے ساتھ اپنا ذِکر کرنے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

ذِکر و دُرود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے
میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش)

(7) سمجھداری سے مقابلہ کیجئے

وباؤں کے آنے سے عام طور پر لوگ بے چینی، گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور اُن میں ایک طرح کی مایوسی پھیل جاتی ہے حالانکہ ہماری ناسمجھی ذرہ برابر مصیبت کو پہاڑ بنا دیتی ہے اور سمجھ داری پہاڑ برابر مصیبت کو ایک معمولی سا ذرہ۔ ناسمجھی کی وجہ سے وبا اتنی نہیں پھیلتی جتنا خوف پھیلتا ہے لہٰذا سمجھ داری کا مظاہرہ

کرتے ہوئے درج ذیل باتوں پر عمل کیجئے:

۞ موجودہ دور میں معلومات، خبریں اور اطلاعات کے ذرائع جتنے تیز رفتار ہیں اُتنے ہی غیر ذمہ دارانہ رویے بھی عام ہیں، غلط خبریں اور بے بنیاد افواہیں بھی اِن ہی ذرائع کی دَین ہوتی ہیں۔ جو لوگ اِن ذرائع کی دی ہوئی ہر اطلاع چھان بین کے بغیر قبول کر لیتے ہیں اُتنے ہی بے چین و بے سکون رہتے ہیں۔ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ سنسنی خیز خبر اور چونکا دینے والی اطلاعات کو پھیلانے سے گریز کیا جائے بلکہ اس طرح کی صورتِ حال میں خوش آئند اور حوصلہ افزا خبروں کو گفتگو کا حصہ بنایا جائے مثلاً صرف یہ نہ کہا جائے کہ فلاں فلاں ملک میں اتنے ہزار لوگ مر گئے بلکہ مرنے والوں کی تعداد بتا کر یہ بھی کہا جائے کہ دنیا بھر میں لاکھوں مریض اس وبا سے چھٹکارا پا چکے ہیں اور کروڑوں کی تعداد میں اِس وبا سے محفوظ ہیں، ایسا کر کے اطلاعات اور خبروں کے ذرائع ماحول پر طاری خوف کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

۞ وباؤں پر قابو پانے کے لیے حکومتیں غیر معمولی اقدامات بھی کرتی ہیں، یہ اقدامات ہماری حفاظت ہی کے لیے ہوتے ہیں بشرطیکہ شریعت سے نہ ٹکراتے ہوں لہٰذا اِن حالات میں وبا سے آزادی پانے کے لیے یہ پابندیاں برداشت کر لیجئے، ممکن ہے کہ ہمارا یہ تعاون بہت بڑی تباہی کے آگے سیسہ پلائی دیوار ثابت ہو۔

۞ کورونا وائرس یا دیگر وباؤں میں بھیڑ میں جانے سے روکا جاتا ہے اور گھر ہی پر رُکنے کی

تاکید کی جاتی ہے تاکہ وبا کو پھیلنے سے روکا جاسکے لیکن ناسمجھ گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔ایسی صورتِ حال میں سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بلاوجہ گھومنے پھرنے سے پرہیز کیجئے اور طبّی ماہرین کی بیان کردہ دوری(Social Distance) کو اختیار کیجئے مگر دلوں کو جڑا رکھئے تاکہ احتیاط اور معاشرت دونوں کو برقرار رکھا جاسکے۔

۞ کورونا وائرس یا اس جیسی کسی اور وبا میں ہم میں سے کسی مرض کی صرف علامات ظاہر ہوں یا کوئی مبتلا ہو جائے تو سمجھ داری کا تقاضا یہی ہے کہ فوراً اسپتال کا رُخ کیا جائے اور ڈاکٹرز کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جائے۔
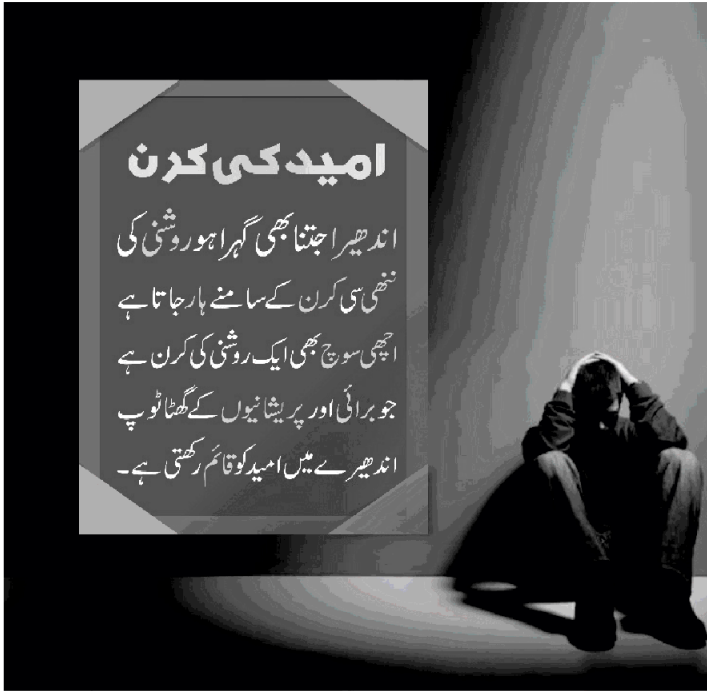
چوتھا باب: ہمارے رویے

وبائی امراض اور ہمارے غلط رویے

آزمائش میں انسان کبھی مزید نِکھر جاتا ہے اور کبھی بکھر جاتا ہے، نکھر کر وہ اپنی زندگی سنبھل سنبھل کر گزارتا ہے، پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے اور ہر اُس کام سے بچتا ہے جو اللہ پاک کی نافرمانی اور مخلوق کی دل آزاری کا سبب بنتے ہوں لیکن بکھرنے کی وجہ سے مایوسی کا ہتھوڑا اُسے توڑ دیتا ہے اور وہ حوصلہ ہار جاتا ہے۔ وبائی امراض بھی ایک طرح کی آزمائش ہیں، اِن سے خود کو بچانا جتنا ضروری ہے اُس سے کہیں زیادہ اِن حالات میں اپنے رویے کو درست، ماحول دوست اور کڑواہٹ سے بچانا ضروری ہے تاکہ یہ وبائی امراض زندگی کو مشکل مت بنائیں بلکہ سنگین حالات میں حوصلوں کو بلند رکھنے اور مشکلات کو آسان کرنے کی کوشش کیجئے۔ وبائی امراض میں ہمارے رویے غلط ہو جاتے ہیں، ذیل میں چند غلط رویوں کی نشان دہی کی جا رہی ہے:

(1) مریض سے نفرت

دنیا کے کسی بھی مقام پر پھیلنے والی وبا کی وجہ سے کئی افراد مرض میں مبتلا ہوتے ہیں، ایسی صورتِ حال پر قابو پانے کے لیے ہمیں سب سے زیادہ **"ایک دوسرے کی ضرورت"** پڑتی ہے لیکن اِس طرح کی وباؤں میں یہ غلط رویہ سامنے آتا ہے کہ وبا میں مبتلا مریض سے بچنے اور اُسے قابلِ نفرت سمجھنے کی وجہ سے دوری اختیار کرلی جاتی

ہے۔ کچھ لمحوں کے لیے آنکھیں بند کیجئے اور اُس مریض کی جگہ خود کو رکھ کر دیکھئے، اگر آپ کے ساتھ بھی یہی رویہ رکھا جائے تو پھر کیسا محسوس ہوگا؟ یقیناً آپ کی خواہش ہوگی کہ مشکل کی اِس گھڑی میں آپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے، ہر ایک ہمدردی سے پیش آئے اور حوصلہ بڑھائے تاکہ بیماری سے لڑنے میں مدد ملے لہٰذا اُس وبا سے بچنے کے لیے احتیاط ضرور کیجئے لیکن مریض سے نفرت مت کیجئے بلکہ یہ ذہن میں رکھئے کہ اِس وقت اُسے آپ کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

(2) بے حسی کی حس

پھول اور کانٹے کی شاخ ایک ہی ہوتی ہے مگر پھول سے خوشبو ملتی ہے اور کانٹوں سے زخم۔ معاشرے کی بھلائی چاہنے اور ہمدردی رکھنے والے ''پھول'' کی طرح ہیں جن کی دادرسی دُکھوں کے لیے مرہم اور وبائی امراض سے لڑنے کا حوصلہ فراہم کرتی ہے اور بسا اوقات ایسے لوگوں کا بلند حوصلہ وبا کو شکست دے کر پوری قوم کے لیے نجات کا پیام لاتا ہے۔ صرف اپنی فکر میں گھلنے والے بے حِس لوگ ''کانٹے'' کی طرح ہوتے ہیں، وہ بس خود کو بچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں خواہ کوئی مرے یا جئے انھیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ وبائی امراض ہوں یا عام حالات، بے حسی کا رویہ بالکل ناپسندیدہ ہے۔ اسلام ہمیں رحم دلی کا حکم دیتا ہے چنانچہ حدیثِ قدسی میں ہے: اللہ ارشاد فرماتا ہے: اگر تم میری رحمت چاہتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔ (مکارم الاخلاق للطبرانی، باب

فضل الرحمة ورقة القلب، ص ۳۲۶، حدیث: ۴۱)

رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللّٰہ پاک اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی: یعذب المیت...الخ، ۱/۴۳۴، حدیث: ۱۲۸۴) اسلام ہمیں بے حسی و بے رحمی سے بچاتا ہے جیسا کہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللّٰہ پاک اُس پر رحم نہیں فرماتا۔

(مسلم کتاب الفضائل ، باب رحمۃ الصبیان والعیال وتواضعہ، ص۹۷۵، حدیث: ۲۳۱۸)

یاد رکھئے! جو اللّٰہ کی مخلوق پر رحم کرتا ہے رحمتِ الٰہی اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ ایک آدمی کہیں جا رہا تھا کہ اُسے شدید پیاس لگی، اُسے ایک کنواں ملا، اس نے کنویں میں اُتر کر پانی پیا، جب باہر آیا تو ایک کتا پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکالے کھڑا تھا اور کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا: اس کتے کو بھی اُسی طرح پیاس لگی ہے جس طرح مجھے لگی تھی۔ وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا، پھر اسے منہ میں پکڑ کر کنویں سے باہر آگیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللّٰہ نے اس کے عمل کا اسے صلہ دیا اور اسے بخش دیا۔ ”صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! کیا جانوروں (کے ساتھ اچھا سلوک کرنے) میں بھی ہمارے لیے اجر ہے؟

ارشاد فرمایا: ہر تر جگر میں اجر ہے۔

بخاری کی ایک روایت میں یوں ہے کہ "اللہ نے اسے ثواب دیا اور اس کی مغفرت فرما کر جنت میں داخل کر دیا۔" بخاری و مسلم کی ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ ایک کتا کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس کی شدت اسے ہلاک کر دیتی اسی اثنا میں بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے اسے دیکھ لیا اس نے اپنا موزہ اُتارا اور اس سے پانی کھینچ کر اس کتے کو پلادیا پس اسی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی گئی۔

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب۵۶، ۲/ ۴۶۶، حدیث: ۳۴۶۷ ، مسلم، کتاب السلام، باب فضل ساقی البهائم... الخ، حدیث: ۲۲۴۴، ص۹۵۰)

اس حدیثِ پاک میں تمام مخلوق پر رحم و نرمی کرنے پر ابھارا گیا ہے اور یہ اُن اعمال میں سے ہے جن کی وجہ سے اللہ بندے کے گناہوں کو معاف کرتا اور خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔ ہر عقل مند مسلمان کو چاہیے کہ وہ انسانوں اور تمام حیوانات کے ساتھ رحم دلی و نرمی سے پیش آئے کیونکہ اللہ نے کوئی چیز بے کار نہیں بنائی اور ہر شخص سے اس کی ملکیت اور ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا خواہ وہ انسان ہو یا جانور، اگرچہ اپنا نہ ہو کیونکہ وہ اپنی تکلیف بیان نہیں کر سکتے۔ ابھی آپ نے ملاحظہ کیا کہ جس کتے کو اس شخص نے جنگل میں پانی پلایا تھا وہ اس کا اپنا نہیں تھا مگر اللہ نے اس کی مغفرت فرما دی۔

(شرح بخاری لابن بطال، کتاب الادب، باب رحمة الناس والبهائم، ۹/ ۲۱۹)

لٰہذا کوشش کیجئے کہ سنگین سے سنگین حالات میں بھی کبھی آپ کے احساسات نہ مریں بلکہ ہمیشہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کا رویہ رہے تاکہ معاشرے میں باہمی تعاون کا جذبہ فروغ پائے اور مسائل کو مِل جُل کر حل کرنے کی رَوِش کو تقویت ملے۔

(3) کہیں بیماری نہ نکل آئے

بعض افراد اسپتال یا ڈاکٹر کے پاس جانے سے اس لیے گھبراتے ہیں کہ کوئی بڑی بیماری کی تشخیص ہو گئی تو مسلسل پرہیز کرنا ہوگا، مستقل دوائیں کھانی ہوں گی اور آپریشن تک نوبت پہنچی تو آپریشن بھی کروانا ہوگا۔ گھبراہٹ اور خوف کا یہ رویہ بالعموم عام اور بالخصوص وبائی امراض میں قطعاً درست نہیں۔ "کہیں بیماری نہ نکل آئے" کا آسیب آپ کو قبر میں بھی دھکیل سکتا ہے لٰہذا مرض کی تشخیص سے بالکل مت گھبرایئے، اللہ پاک کی رحمت پر یقین رکھتے ہوئے اپنا چیک اپ کروایئے اور ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق ٹیسٹ کروایئے۔ اگر رپورٹس ٹھیک آئیں تو اللہ پاک کا شکر بھی ادا کیجئے اور بیماریوں سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر بھی اختیار کیجئے اور اگر رپورٹس ٹھیک نہ آئیں تو مستقل علاج کروایئے تاکہ آپ تکلیفوں سے نجات پا سکیں اور صحت مند زندگی گزار سکیں۔

(4) علاج سے فرار

"علاج" ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت اور ہماری ضرورت ہے اور اِس سے فرار بسا اوقات تکلیف اور اذیت میں اضافے کا سبب ہے لٰہذا آپ صحت یاب

ہو کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو علاج پر مکمل توجہ دیجئے اس سلسلے میں بتایا جانے والا پرہیز لازمی کیجئے اور وقت پر دوا لیجئے۔ ایسا کرنا دشوار تو ضرور محسوس ہوگا مگر اس کے بعد ملنے والی صحت آپ کی زندگی کو خوشحال اور خوشگوار بنانے میں بہت معاون ثابت ہو گی۔

(5) مخلوق سے برا سلوک

جس طرح سونا نرم ہو کر زیور، لوہا نرم ہو کر ہتھیار اور مٹی نرم ہو کر کھیتوں کے لہلہانے کا سبب بنتی ہے اسی طرح شفقت و نرمی کی بدولت معاشرے میں رحمت، شفقت، شائستگی، مہربانی، آسانی، عفو و درگزر اور بردباری جیسے خوشبودار پھول کھلتے ہیں جبکہ ”سختی و بدسلوکی“ سے معاشرے میں میں بے رحمی، سنگ دلی، ظلم اور زیادتی جیسی وبائیں پھیلتی ہیں۔ حسنِ سلوک سے دل نرم ہوتا ہے جب بندۂ مؤمن کا قلب نرم ہوتا ہے تو اسے اللہ پاک کا قُرب ملتا اور وہ نیک بنتا ہے۔

گزشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ وباؤں میں مریض سے نفرت اور بے حسی بڑھ جاتی ہے، یقیناً یہ دونوں باتیں بھی بدسلوکی اور بداخلاقی ہی میں شامل ہیں اور اسلام کسی بھی حالت میں بدسلوکی کی اجازت نہیں دیتا بلکہ وبائی امراض میں بھی مخلوق کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آنے کا حکم دیتا ہے۔ حسنِ اخلاق کی اہمیت وفضیلت پر مشتمل فرامینِ مصطفٰے ملاحظہ کیجئے: (1) کامل ترین مؤمن وہ ہے، جس کے

اَخلاق اچھے ہوں اور وہ اپنے گھر والوں پر نرمی کرنے والا ہو۔(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان...الخ، ۴/ ۲۷۸، حدیث:۲۶۲۱)(2)میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ لوگ وہ ہیں جو تم میں بہترین اَخلاق والے، نرم دل، لوگوں سے محبت کرنے والے اور جن سے لوگ محبت کرتے ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادب، الباب:۸، ۸/ ۴۷، حدیث:۱۲۶۶۸)(3) قِیامت کے دن مؤمن کے میزان میں حُسنِ اَخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں ہوگی۔(ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/ ۴۰۳، حدیث:۲۰۰۹) (4)جس نے اپنے اخلاق اچھے کیے، اس کے لیے جنت کے اعلٰی درجہ میں مکان بنایا جائے گا۔(ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجاء فی المراء، ۳/ ۴۰۳، حدیث:۲۰۰۰)

(6)خداخوفی سے پرہیز

کسی بھی ایمرجنسی میں ہمارے یہاں چیزیں مہنگی ہوجاتی ہیں اسی لیے بعض لوگ ایسے مواقع آنے کی تمنا کرتے ہیں، مشکل کی اِن گھڑیوں میں اللہ پاک کا خوف بڑھنا چاہیے مگر خداخوفی سے پرہیز کا ایک غلط رویہ چیزیں مہنگی کرنے کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے، بسااوقات ایسے ہی لوگ مصنوعی بحران پیدا کرکے معمولی معمولی چیزوں کو بھی سونے کے بھاؤ بیچتے ہیں۔ یادرکھئے! شرعی اُصولوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی چیز مہنگے داموں بیچنا گناہ نہیں ہے لیکن اگر چیز سَستی بیچیں گے تو اس دور میں کہ جب مہنگائی کے سبب لوگوں کی کمر ٹوٹ چکی ہے، انہیں کچھ سہارا مل جائے گا اور یقیناً مخلوق کو فائدہ

پہنچے گا۔ مسلمانوں کی خیر خواہی کے معاملے میں بُزرگانِ دین کی سوچ نہایت ہی عمدہ ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے گندم سے بھری کشتی بصرہ بھیج کر اپنے وکیل کو خط لکھا کہ یہ بصرہ پہنچتے ہی فروخت کر دینا اگلے دن تک مُؤَخَّر نہ کرنا۔ اتفاقاً وہاں پر بھاؤ (Rate) کم تھا تو تاجروں نے وکیل کو دُگنا نفع کمانے کے لیے جمعہ تک مُؤَخَّر کرنے کا مشورہ دیا۔ اس نے ایسا ہی کیا اور کئی گنا نفع کما لیا۔ معلوم ہونے پر ان بزرگ نے وکیل کو خط لکھا کہ اے فلاں! ہم اپنے دین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑے نفع پر ہی قناعت کر لیتے ہیں مگر تم نے اس کا خلاف کیا، تم نے ہم پر ایک جُرم لاگو کر دیا ہے۔ لہٰذا جب تمہارے پاس یہ خط پہنچے تو سارا مال بصرہ کے فقراء پر صدقہ کر دینا شاید کہ میں ذخیرہ اندوزی کے گناہ سے نجات پا سکوں۔ (احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، القسم الاول فیما یعم ضررہ...الخ، ۲/۹۳)

آزمائش کی اِن گھڑیوں میں ہم کسی کی مشکل آسان کریں گے تو ہماری آخرت کی منزل آسان ہو گی جیسا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔ (ابن ماجه، کتاب الصدقات، باب انظار المعسر، ۳/۱۴۶، حدیث: ۲۴۱۷) ظاہر ہے کہ دُکھوں اور مشکل میں گرفتار اپنے مدد گار کے لیے دعا کرے گا اور دُکھیاروں کی دُعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ والدِ اعلیٰ حضرت رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرتِ علامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی بے مثال کتاب ”اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعا“ ص 111 پر جن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

اُن میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے: اوّل: مُضطر (یعنی دُکھیارا) اس کے حاشیہ میں اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان قادری رَحْمَةُ الله عَلَیْه فرماتے ہیں: "اس کی طرف یعنی دُکھیارے اور لاچار و ناشاد کی دعا کی قَبولیّت کی طرف تو خود قرآنِ کریم میں ارشاد موجود ہے: ﴿ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ ﴾ (پ۲۰، النمل: ۶۲) ترجمۂ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے، جب اسے پکارے اور دُور کر دیتا ہے برائی۔

بالخصوص وبائی صورتِ حال میں تنگدست و مجبور کی مدد کیجئے اور دعائیں لیجئے، **اللہ** پاک کی رحمت شاملِ حال رہی تو دنیا میں بھی بے شمار بھلائیوں کے ساتھ مظلوم کی داد رسی مغفرت کی خوشخبری کا سبب بنے گی جیسا کہ پہلے زمانوں کا ایک شخص لوگوں کو اُدھار دیا کرتا تھا، وہ اپنے غلام سے کہا کرتا: "جب کسی تنگدست مقروض کے پاس جانا اُس کو معاف کر دینا اس امید پر کہ خدا ہمیں معاف کر دے۔" جب اُس کا انتقال ہوا تو **اللہ** پاک نے اُسے مُعاف فرما دیا۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/۴۷۰، حدیث: ۳۴۸۰)

(7) ربّ سے دوری

وبائی امراض میں بندہ بہت سے اسباب اختیار کرتا ہے، اِس سے نجات پانے کے لیے سب کچھ کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور بسا اوقات "اسباب" میں اتنا اُلجھ جاتا ہے کہ خالقِ اسباب (یعنی اسباب پیدا فرمانے والے) کو فراموش کر دیتا ہے حالانکہ مشکل، پریشانی اور آزمائش تو ایمان والوں کے لیے ربّ سے قریب ہونے کا بہانہ ہے، اُسے یاد کرنے کا

ذریعہ ہے، اُس کی نافرمانی سے بچنے اور اُس کا فرمانبردار بن کر زندگی گزارنے کا ایک سبب ہے اور جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لیے دعوتِ فکر یوں ہے کہ وبائی امراض میں ایک ہی دوا یا معمولی سی چیز کھانے سے کوئی صحت یاب ہو جاتا ہے جب کہ دوسرا مریض وہی دوا استعمال کر کے مزید بیمار ہو جاتا ہے اور کبھی وہی طریقۂ علاج اُس کے لیے جان لیوا ثابت ہوتا ہے تو دوا اور طریقۂ علاج ایک ہے لیکن اُس کے اثرات مختلف کیوں ہیں؟ یقیناً ایک ذات ہے جو دوا میں تاثیر پیدا کرنے اور تاثیر ختم کرنے پر قدرت رکھتی ہے اور وہ ذات یقیناً اللہ پاک ہی کی ہے۔ اس حقیقت کو ماننے سے "کفر" کی ہلاکت خیز بیماری سے نجات مل سکتی ہے اور اسلام کی دولت ہاتھ آسکتی ہے۔ کاش! حقیقت کی تلاش میں رہنے والوں کو یہ دولت مل جائے!!!

(8) بے احتیاطی میں بے باکی

وبائی امراض میں ماہرین کی جانب سے کچھ احتیاطیں بتائی جاتی ہیں، یہ احتیاطیں ہماری صحت کے لیے مفید ترین ثابت ہوتی ہیں مگر عمومی طور پر بعض لوگ لاپرواہی، غفلت یا معلومات کی کمی کے باعث احتیاط نہیں کرتے بلکہ بے احتیاطی میں بے باکی سے کام لیتے ہیں، بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو خود ساختہ احتیاط میں بے باکی سے یوں کام لیتے ہیں کہ اِس معاملے میں شرعی احکام کا بالکل لحاظ نہیں کرتے جس کی بناء پر بہت سے گناہوں اور بسا اوقات ایمان برباد کرنے والے اعمال میں گرفتار ہو جاتے ہیں، یقیناً یہ

دونوں رویے قطعاً نامناسب اور حفاظتی اقدامات کے یکسر خلاف ہے۔ یاد رکھئے! مشکل کے ان لمحات میں ہمیں اللہ پاک کی نافرمانی سے بھی بچنا ہے اور احتیاطی تدابیر بھی اختیار کرنی ہے لہٰذا ایسے مواقع پر شریعت کے مطابق احتیاطی تدابیر ضرور ضرور ضرور اختیار کیجئے۔

(9) بے بنیاد خبروں پر تبصرے

معمولی مرض کو وبا اور وبا کو معمولی مرض بنانے میں بے بنیاد خبروں، افواہوں اور علم و تجربے سے عاری تجزیئے کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے نیز ان میں جھوٹ، تہمت، غیبت اور الزامات جیسے کئی گناہ بھی شامل ہوتے ہیں وہیں ایسی خبریں سنسنی خیز، بے جا خوف وہراس پھیلانے کا سبب بن جاتی ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں جینے کی خواہش رکھنے والوں کو ''پہچان'' پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے لہٰذا بالعموم عام حالات اور بالخصوص وبائی امراض میں مسلمانوں کی خیر خواہی کی نیت سے درست معلومات پہنچانی چاہیے اور حوصلہ شکنی، مایوسی اور بے ہمتی جیسی آفات سے بھی بچانا چاہیے۔

لوگوں سے خیر خواہی کیجئے

دینِ اسلام انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے، وہ اپنے ماننے والوں کو ہر طرح کے حالات میں دوسروں سے خیر خواہی کرنے اور ان سے بھلائی سے پیش آنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ایک اچھا مسلمان وہی ہوتا ہے جو اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے

لیے بھی پسند کرے۔

خیر خواہی ہے کیا؟

خُلوصِ دل سے کسی کا بھلا چاہنا خیر خواہی ہے۔(مراٰۃ المناجیح،۶/۵۵۷)لفظِ خیر خواہی اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے مثلاً مسلمانوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے پیش آنا،ان کی مالی مدد کرنا،ان کی پریشانی دُور کرنا،انہیں کپڑے پہنانا،انہیں کھانا کھلانا،انہیں آرام و سکون مہیا کرنا،ان کی ضروری خواہشات کو پورا کرنا،شرعی رہنمائی کرنا یا کروا دینا،بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر لانا،الغرض کسی بھی طرح سے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی کرنا ثواب کا کام ہے۔مسلمانوں کی خیر خواہی میں مشغول رہنا جہاں دنیا و آخرت میں سعادت کا باعث ہے،وہیں رحمتِ الٰہی کے حصول کا بھی ذریعہ ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:وَاللّٰہُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ یعنی اللہ پاک بندے کی مدد پر رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد پر رہے۔

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب فضل الاجتماع...الخ، ص۱۱۱۰، حدیث:۲۶۹۹)

اپنے اندر کے مسلمان کو جگانے کے لیے اور دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے تین فرامینِ مصطفےٰ ملاحظہ کیجئے چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا:لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کرو،جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو،اسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو،جب تم بولو تو اچھی

بات کرو یا خاموش رہو۔(مسند احمد، مسند الانصار، ۸/۲۶۶، حدیث: ۲۲۱۹۳)

(2) ارشاد فرمایا: مؤمن اس وقت تک اپنے دِین میں رہتا ہے جب تک اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اور جب اس کی خیر خواہی سے الگ ہو جاتا ہے تو اس سے توفیق کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔(فردوس الاخبار، باب اللام الف، ۲/۴۲۹، حدیث: ۷۷۲۲)

(3) ارشاد فرمایا: دِین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! کس کے لیے؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول لیے، مسلمانوں کے اماموں اور عوام لیے۔(مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحۃ، حدیث: ۱۹۶، ص ۵۱)

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ کی نصیحت یہ ہے کہ ☆اللہ پاک کی ذات وصفات کے متعلق خالص اسلامی عقیدہ رکھنا، ☆خلوصِ دل سے اس کی عبادت کرنا، اس کے محبوبوں سے محبت، ☆دشمنوں سے عداوت رکھنا، ☆اس کے متعلق اپنے عقیدے خالص رکھنا۔ کتابُ اللہ یعنی قرآنِ مجید کی نصیحت یہ ہے کہ ☆اس کے کتابُ اللہ ہونے پر ایمان رکھنا، ☆اس کی تلاوت کرنا، ☆اس میں بقدرِ طاقت غور کرنا، ☆اس پر صحیح عمل کرنا۔ ☆اللہ کے رسول یعنی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصیحت یہ ہے کہ ☆انہیں تمام نبیوں کا سردار ماننا۔ ☆ان کی تمام صفات کا اِعْتِراف

کرنا☆جان و مال و اولاد سے زیادہ انہیں پیارا رکھنا☆ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا۔ ☆ان کاذکر بلند کرنا۔اماموں سے مراد یاتو اسلامی بادشاہ اسلامی حُکّام ہیں یا علمائے دِین، مجتہدینِ کاملین(اور) اولیاء ہیں۔ ان کی نصیحت یہ ہے کہ ☆ان کے ہر جائز حکم کی بقدرِ طاقت تعمیل کرنا☆لوگوں کو ان کی اطاعتِ جائزہ کی طرف رغبت دینا،☆ائمہ مجتہدین کی تقلید کرنا،☆ان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا،☆علماکاادب کرنا۔☆عام مسلمانوں کی نصیحت (یعنی خیر خواہی) یہ ہے کہ ☆ بقدرِ طاقت ان کی خدمت کرنا، ☆ان سے دِینی ودُنیوی مصیبتیں دُور کرنا☆ان سے محبت کرنا☆ان میں علمِ دِین پھیلانا ☆ نیک اعمال کی رغبت دینا،☆جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے پسند نہ کرنا۔ (مراٰۃالمناجیح،۶/۵۵۷ماخوذاً)

ہمارے بزرگانِ دین خیر خواہیِ اُمّت کے لیے ہر وقت تیار رہتے،اور خیر خواہی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی پاکیزہ سیرتوں اور عمدہ حسنِ اخلاق کی خوشبوئیں آج بھی ماحول کو معطر کر رہی ہیں۔ حضرت غوث بہاءُالدین زکریاملتانی سہروردی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ بھی اُمّتِ مُسلمہ کے عظیم خیر خواہوں میں سے ایک ہیں۔جُود وسخاوت اور مہربانی و شفقت میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔آپ کے خزانے کا منہ غریبوں اور مستحق افراد کے لیے ہر وقت کھلا رہتا۔محتاج و مسکین آتے اور آپ کے دربار سے مالامال ہو کر جاتے۔ ایک مرتبہ آپ اپنے کمرے میں مصروفِ عبادت

تھے۔چند درویش بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔اچانک آپ اپنے مُصَلّٰے سے اُٹھے اور رقم کی ایک تھیلی ہاتھ میں لیے باہر نکل گئے۔درویش بھی حیرانی کے عالم میں آپ کے ساتھ ہو لیے، باہر آکر دیکھا کہ چند آدمی ایک غَریبُ الحال شخص کو اپنے قرض کی وصولی کے لیے تنگ کر رہے ہیں اور اس شخص کے پاس ایک کوڑی (یعنی دینے کے لیے کچھ) بھی نہیں تھی۔آپ نے قرض خواہوں کو بُلا کر فرمایا: یہ تھیلی لے لو اور جس قدر اس شخص سے لینے ہیں نکال لو۔ایک قرض خواہ نے اپنے قرض سے کچھ روپے زیادہ لینے چاہے۔فوراً اُس کا ہاتھ خشک ہو گیا۔چِلّا کر بولا: حضور! معاف فرمائیے، میں زیادہ لینے سے توبہ کرتا ہوں۔فوراً اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔مُفلوکُ الحال مقروض آپ کو دعائیں دینے لگا۔

حضرت غوث بہاءُالدین زکریاملتانی سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ درویشوں کے ہمراہ واپس تشریف لے آئے اور فرمایا: اللہ پاک نے مجھے اس شخص کی مدد کے لیے بھیجا تھا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کا مطلب پورا ہو گیا۔(فیضانِ بہاءالدین زکریاملتانی، ۴۱)

وبائی امراض میں بھی ہمارے بزرگ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی فرمایا کرتے، اس سلسلے میں دو واقعات ملاحظہ کیجئے:

(1) ایک مرتبہ دہلی شہر میں ایسی وبا پھیلی کہ بہت سے لوگ اس کا شکار ہو کر مرنے لگے۔دہلی میں ایک شریف گھرانہ ایسا بھی تھا جو حضرت سَیِّدُنا سخی سرور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

سے بے انتہا محبّت وعقیدت رکھتا تھا وہ بھی اس وبا کی زد میں آگیا۔ چنانچہ اس گھر کا سربراہ سیکڑوں میل کا سفر طے کرنے کے بعد حضرت سَیِّدُ نا سخی سرور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنی پریشانی عرض کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے تھوڑا سا نمک دیا اور فرمایا: "گھر کے نمک میں ملاکر استعمال کرو۔" چنانچہ اس شخص نے گھر جاکر ایسا ہی کیا تو اللہ نے اس کے اہلِ خانہ کو شفا عطا فرمادی۔ (فیضان سلطان سخی سرور، ص۱۹)

(2) سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے چالیسویں شیخ طریقت، قمرِ رضا حضرت مولانا حافظ عبدُ السلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک نے کئی خوبیوں سے نوازا تھا جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ بیمار و پریشان آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے آپ ان کا روحانی علاج فرماتے اللہ انہیں شفا عطا فرمادیا کرتا تھا۔ اچانک اُس علاقے میں ایک وبا پھیلنے لگی جس نے رفتہ رفتہ علاقہ مکینوں کو اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر دیا۔ کولمبو (سری لنکا) میں بسنے والے مسلمان بھی اس وبا کی زد میں آئے۔ انہوں نے اس وبا سے بچنے کے لیے تدابیر کیں لیکن خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ حضرت مولانا حافظ عبدُ السلام قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے لوگوں کی روز بروز بگڑتی حالت دیکھی نہ گئی، امتِ محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سے معمور دل تڑپ اٹھا اور آپ نے اپنی مصروفیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تعویذات کے ذریعے اُس وبا کا روحانی علاج شروع فرمایا۔ لوگ اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوتے، تعویذات پاتے اور صحت یاب ہو جاتے۔ ابھی چند روز ہی گزرے تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

کے تعویذات کی برکت سے اس وبا کا خاتمہ ہو گیا یوں ''رضا کے چاند'' کی روشنی سے وبا کی ظلمت کافور ہو گئی۔ (فیضان مولانا محمد عبد السلام قادری، ص۱)

ہم یوں بھی خیر خواہی کر سکتے ہیں

اُمّت کی خیر خواہی کی مختلف صورتیں ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی کرنے کا ثوابِ عظیم حاصل کر سکتے ہیں، چنانچہ

کسی بیمار کی عیادت کرنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مریض کی عیادت کی، جب تک وہ بیٹھ نہ جائے، دریائے رحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈُوب جاتا ہے۔

(مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/۳۰، حدیث: ۱۴۲۶۴)

مسلمان کی تکلیف دُور کرنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے، اللہ پاک قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ...الخ، ص۱۰۶۹، حدیث: ۲۵۸۰)

مسلمان کی عزّت کی حفاظت کرنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے (یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا) تو اللہ پاک پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنّم کی آگ سے بچائے۔

(شرح السنۃ، ۶/ ۴۹۴، حدیث: ۳۴۲۲)

مسلمان کا دل خوش کرنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ پاک کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔

(معجم کبیر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹)

عفو و در گزر سے پیش آنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اللہ پاک بندے کے عفو و در گزر کی وجہ سے اس کی عزّت میں اضافہ فرمادیتا ہے اور جو شخص اللہ پاک کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر، باب استحباب العفو والتواضع، ص۱۰۷۱، حدیث: ۲۵۸۸)

نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا خیر خواہی ہے، حضرت کعبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جنت الفردوس خاص اس شخص کے لیے سجائی جاتی ہے جو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ (تنبیہ المغترین، ص۲۳۶)

غریب مسلمانوں کی مدد کرنا خیر خواہی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی، وہ ایسا ہے جیسے اُس نے ساری عمر اللہ پاک کی عبادت کی۔

(کنز العمال، کتاب الزکوۃ، باب قضاء الحوائج من الاکمال، الجزء:۶، ۳/۱۸۹، حدیث: ۱۶۴۵۳)

علمِ دِین سیکھنے سکھانے کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کرنا خیر خواہی ہے حدیثِ پاک میں ہے: جو اللہ پاک کے لیے علم سیکھنے نکلتا ہے، اللہ پاک اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اسکے لیے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔ (شعب الایمان، ۲/۲۶۳، حدیث: ۱۶۹۹)

❀☜مظلوم کی مدد کرنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے کسی غمزدہ مومن کی مشکل دُور کی یا کسی مظلوم کی مدد کی تو اللہ پاک اس شخص کے لیے 73 مغفرتیں لکھ دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی التعاون الخ، ٦/١٢٠، حدیث: ٧٦٧٠ بتغیر قلیل)

❀☜مقروض کے ساتھ نرمی کرنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے اللہ پاک اُسے جہنم کی گرمی سے محفوظ فرمائے گا۔ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، ١/٧٠٠، حدیث: ٣٠١٧)

❀☜انتقال پر لواحقین سے تعزیت کرنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔ (معجم اوسط، من اسمہ ھاشم، ٦/ ٤٢٩، حدیث: ٩٢٩٢)

❀☜مسلمانوں کو کھانا کھلانا بھی خیر خواہی ہے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو اپنے مسلمان بھائی کی بھوک مٹانے کا اہتمام کرے اور اسے کھانا کھلائے یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے تو اللہ کریم اس کی مغفرت فرما دے گا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فیمن اطعم مسلما اوسقاہ، ٣/٣١٩، حدیث: ٤٧١٩)

اگر ہر مسلمان خیر خواہ بن جائے

فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہمیں ”یا شیخ اپنی اپنی دیکھ“ کے تحت صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر ہیں۔ ہمارے آس پاس کتنے مسلمان پریشان حال ہیں، ہمیں اس کا کوئی احساس نہیں۔وہ لوگ جن سے ہمارا روزانہ واسطہ پڑتا ہے ان میں سے کتنے خوش دلی سے اور کتنے پریشان چہروں سے ہمیں ملتے ہیں، ہم نے کبھی اس پر غور کیا؟ ہمارے جاننے والوں میں سے کتنے قرضوں میں جکڑے جاچکے ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے رشتہ دار غربت و افلاس کی چکی میں پِس رہے ہیں، ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں۔ ہمارے پڑوسیوں کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، پہننے کے لیے مناسب کپڑے بھی میسر آتے ہیں یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ کتنے بیماروں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے، اس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ **”ہر مسلمان کی خیر خواہی“** یہ ایک ایسا عملِ خیر ہے کہ اگر ہر مسلمان اس پر عمل شروع کردے تو بگڑے ہوئے معاشرے کی کایا پلٹ جائے اور ”مسلم معاشرہ“ آرام و راحت اور سکون و اطمینان کا گہوارہ بن جائے۔ظاہر ہے کہ جب ہر مسلمان اپنی زندگی کا یہ مقصد بنالے گا کہ میں ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا تو ہر قسم کے مکروفریب، بددیانتی، ظلم و ستم، بُغض وحسد سمیت تمام بری باتوں کا خاتمہ ہو جائے گا

اور ہر مسلمان ہر ایک مسلمان کے لیے فائدہ پہنچانے کے سوا نہ کچھ کر سکے گا، نہ کچھ سوچ سکے گا، نہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کے ساتھ خیانت کرے گا، نہ چغلی، غیبت اور بہتان تراشی کا مرتکب ہوگا، نہ ظلم کے کسی پہلو کا خیال دل میں آنے دے گا، نہ کسی کے بنتے ہوئے کام میں رکاوٹ ڈالے گا بلکہ وہ سب کا بھلا چاہے گا اور سب کے ساتھ بھلائی کرے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ بھی اس کی خیر خواہی اور بھلائی کریں گے اور وہ بھی ہر نقصان سے محفوظ رہے گا اور ہمیشہ اس کا بھلا ہوتا رہے گا۔

آیئے! کورونا وائرس اور اِس طرح کی ہر آفت کے خاتمے کے لیے ہم ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

اُمّتِ محبوب کا یاربّ بنا دے خیر خواہ
نفس کی خاطِر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بَیر (وسائلِ بخشش)

دلوں کی راحت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کثیر مصروفیات ہونے کے باوجود اب بھی مسلمانوں کے ساتھ مختلف انداز سے خیر خواہی فرماتے رہتے ہیں۔ بسا اوقات آپ کو جب کسی کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی آزمائش میں مبتلا ہے یا بیمار ہے تو اس کی عیادت کرتے ہیں، بیماروں کے لیے

شفایابی اور پریشان حالوں کی پریشانی دُور ہونے کی دعائیں کرتے ہیں، کسی اسلامی بھائی کا انتقال ہو جائے تو حتی المقدور فون کر کے یا صوتی پیغام(voice Message) یا صوری پیغام(Video Message)کے ذریعے ان کے عزیزو آقارب سے تعزیت فرماتے، مرحوم کے لیے بخشش و مغفرت کی دعا فرماتے اور خیر خواہی فرماتے ہوئے اہلِ خانہ کو نیکی کی دعوت اور صبر کے فضائل پر مشتمل مدنی پھولوں سے نوازتے ہیں۔ کورونا وائرس میں بھی آپ نے پیغامات، بیانات اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے ذریعے مشکل کی اس گھڑی میں غریب مسلمانوں اور پریشان حالوں کی امداد کا بیڑا اٹھایا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی خدمات کی مختصر جھلکیاں پیشِ خدمت ہیں:

❁ ملک اور بیرونِ ملک متاثر ہونے والوں کو راشن پیش کیا گیا۔ جن گھروں میں مرد حضرات کے ذریعے راشن پہنچانا ممکن نہ تھا ان تک خواتین کے ذریعے راشن فراہم کیا گیا۔ کم و بیش پندرہ ہزار سے زائد گھروں تک روزانہ راشن پہنچایا جا رہا ہے۔

❁ محبتِ اہلِ بیت کا ثبوت دیتے ہوئے باقاعدہ فہرست بنا کر سادات گھرانوں کی خدمت کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

❁ قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے والے بچے اور بچیوں کے گھروں میں اہتمام کے ساتھ راشن پہنچایا گیا۔

❁راشن کے ساتھ ساتھ کیش کی صورت میں ایک خطیر رقم بھی متاثرین میں تقسیم کی گئی۔

❁ہزاروں ائمہ اور مؤذنین کی خدمات میں رقم پیش کی گئی۔

❁علمائے اہل سنت کے حکم پر دعوتِ اسلامی کے زیر اہتمام مساجد میں رات 10:00 بجے اذانیں بھی دی گئیں۔

❁دعوتِ اسلامی نے اپنے اکثر اجیروں کو وقت سے پہلے تنخواہ پیش کر دی تاکہ انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

❁پاکستان بھر میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے جہاں اشیائے خورد و نوش کا حصول مشکل ہوا وہیں بہت سارے ان مریضوں کو بھی سخت آزمائش کا سامنا کرنا پڑا جنہیں خون کی ضرورت پیش آتی ہے بصورت دیگر جان کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے جیسے تھیلیسیما وغیرہ کے مریض۔ دعوتِ اسلامی نے نہ صرف ان کے لیے خون کا عطیہ ممکن بنایا بلکہ انٹرنیشنل اصولوں کے تحت تمام تر حفاظتی اقدامات بروئے کار لاتے ہوئے مختلف مقامات پر کیمپ قائم کیے جہاں ہزاروں مسلمانوں نے ٹیسٹ کے بعد اپنا خون عطیہ کیا جو ضرورت مند مریضوں کو پیش کیا گیا۔اب تک دعوتِ اسلامی کے 9 ہزار سے زائد خون عطیہ کیا جا چکا ہے۔

❁الیکٹرونک میڈیا یعنی مدنی چینل کے ذریعے خوف و ہراس پھیلانے کے بجائے

اصلاحِ امت کے جذبے کے تحت نئے اور دلچسپ سلسلوں کا اہتمام کیا گیا مثلاً ”دلوں کی راحت“ اس سلسلے میں امیر اہل سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی زندگی کے دلچسپ واقعات بیان فرمائے اور خوشبودار مدنی پھولوں سے مسلمانوں کے دلوں کو مہکا دیا۔ نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری نے ”کورونا وائرس“ کے حوالے سے ایک سلسلہ کیا جس میں کورونا وائرس سے متعلقہ کئی عنوانات پر گفتگو ہوئی۔ اس کے علاوہ مختلف مواقع پر کورونا وائرس سے بچنے کی احتیاطیں، ضروری تدابیر اور اہم باتیں بیان کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

ماخذ و مراجع
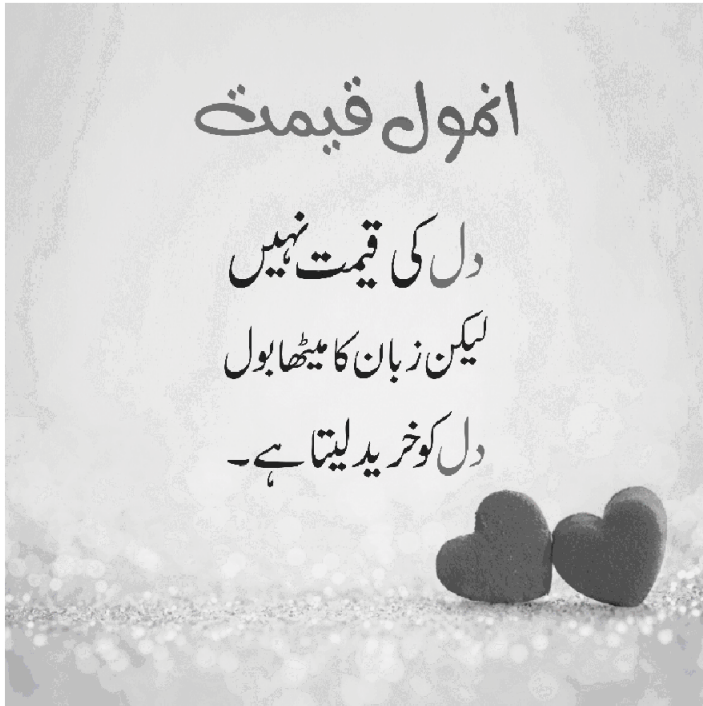
کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن پاک	مکتبۃ المدینہ کراچی	غریب الحدیث	مطبعۃ العانی بغداد
کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ کراچی	مکارم الاخلاق للطبرانی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کنز العرفان	مکتبۃ المدینہ کراچی	عمل الیوم واللیلۃ	عرب شریف
درمنثور	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ	شرح بخاری لابن بطال	عرب شریف
روح البیان	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٠٥ھ	شرح مسلم للنووی	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٠١ھ
صراط الجنان	مکتبۃ المدینہ کراچی	فیض القدیر	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٣٢ھ
صحیح البخاری	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤١٩ھ	التیسیر	عرب شریف
صحیح مسلم	دار الکتاب العربی بیروت ٢٠٠٨ء	مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
سنن الترمذی	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ	احیاء العلوم	دار صادر بیروت ٢٠٠٠ء
سنن ابی داود	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ	حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤١٩ھ
سنن ابن ماجہ	دار المعرفہ بیروت	تنبیہ المغترین	دار البشائر دمشق
موطا امام مالک	دار المعرفہ بیروت ١٤٣٣ھ	النجوم الزاھرۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مستدرک	دار المعرفہ بیروت ١٤١٨ھ	شذرات الذھب	دار ابن کثیر بیروت
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ	ملفوظات اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ کراچی
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ	فضائل دعا	مکتبۃ المدینہ کراچی
مسند ابی یعلی	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ	جنتی زیور	مکتبۃ المدینہ کراچی
مسند فردوس	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٩٨٦	مدنی پنج سورہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فردوس الاخبار	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ	عجائب القرآن	مکتبۃ المدینہ کراچی
کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ	حیات محدث اعظم	رضا فاؤنڈیشن لاہور
جامع صغیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٥ھ	فیضانِ بہاؤ الدین زکریا ملتانی	مکتبۃ المدینہ کراچی
المعجم الصغیر	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٢ھ	فیضانِ سلطان سخی سرور	مکتبۃ المدینہ کراچی
المعجم الاوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ	فیضانِ مولانا محمد عبد السلام قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت ١٤٣٠ھ	حدائق بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی
الترغیب والترھیب	دار الفکر بیروت ١٤١٨ھ	وسائل بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی
شرح السنۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت	***	***

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ ”کرونا“ سے ہم کو بچا یاالٰہی

”کرونا“ سے ہم کو بچا یاالٰہی! پرے ہو یہ ہم سے بلا یاالٰہی

”کرونا“ میں جو مبتلا ہیں انہیں تو کرم سے عطا کر شفا یاالٰہی

”کرونا“ سے سب لوگ گھبرا گئے ہیں تو ہمت دے اور حوصلہ یاالٰہی

”کرونا“ ہمارا بھلا کیا بگاڑے سہارا ہے ہم کو ترا یاالٰہی

”کرونا“ کا ڈر دور فرما دے یا رب! تو کر خوف اپنا عطا یاالٰہی

زباں پر ”کرونا کرونا“ کے بدلے ترا ذکر ہو یا خدا یاالٰہی

”کرونا“ کا شاہِ مدینہ کے صدقے تو دنیا سے کر خاتمہ یاالٰہی!

”کرونا“ کے بدلے گناہوں کا ڈر دے ندامت سے ہم کو رلا یاالٰہی

ڈریں نارِ دوزخ سے اے کاش ہر دم تو جنت میں ہم کو بسا یاالٰہی

گناہوں سے توبہ کی توفیق دے دے ہمیں نیک بندہ بنا یاالٰہی

رہے خوف ہر دم ترے خاتمے کا ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

تو عطار کو دے دے شوقِ ملاقات

تو قرب اپنا کر دے عطا یاالٰہی

۱۹ رجب ۱۴۴۱ھ
15-03-2020

978-969-722-139-4
01082101
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net